Mahmood Ahmad Akif
UL-MASIH. QADIAN-143516
Dist. Gurdaspur (Punjab) India

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۱ — شمارہ ۴۳

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور
نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۰ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ — ۲۸ اخاء ۱۳۶۱ ہش — ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۵ اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنی جان و دل سے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرماتے رہیں۔

قادیان ۲۵ اخاء (اکتوبر)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی آج صبح پونے گیارہ بجے کے قریب "مسجد بشارت" سپین کی افتتاحی تقریب میں شمولیت اختیار کرنے اور یورپین ممالک کا کامیاب دورہ فرمانے کے بعد بخیر و عافیت قادیان واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ۔

البتہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ ہنوز فرینکفرٹ (مغربی جرمنی) میں ہی قیام فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آمین +

★ — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ +

آٹھ ممالک کے انتہائی بابرکت اور کامیاب و کامران دورے سے مراجعت فرما ہونے پر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا لاہور اور ربوہ میں اہلاً استقبال

ربوہ ۱۲ اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے بابرکت دورِ خلافت کے پہلے غیر ملکی دورے سے مع اہلِ قافلہ آج رات آٹھ بجے بخیریت تمام مرکزِ سلسلہ ربوہ میں تشریف لے آئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ قصرِ خلافت کے احاطہ میں حضور کی کار رُکنے کے بعد امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ منصور احمد صاحب کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان، تحریکِ جدید کے وکلاء، افسرانِ صیغہ اور دیگر احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع زندہ باد کے نعروں سے حضور کا خیر مقدم کیا۔ جملہ احباب کو شرف مصافحہ عطا کرنے کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ جہاں پر خاندان حضرت اقدسؑ کے احباب نے حضور سے ملاقات کی۔

حضور ایدہ اللہ گیارہ اور بارہ اکتوبر کی درمیانی رات کو کراچی تشریف لائے جہاں پر مرکز سے گئے ہوئے نمائندگان صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور مقامی جماعت کے عہدیداروں نے حضور کا استقبال کیا۔ ۱۲ اکتوبر کو دوپہر کے وقت حضور کراچی سے روانہ ہوئے اور سہ پہر ۳ بجکر پچاس منٹ پر حضور ایدہ اللہ کا طیارہ لاہور ایئرپورٹ پر اترا۔ ۴ بجے کے قریب جہاز کا پہلا دروازہ کھلنے کے تھوڑی دیر بعد حضور پُرنور سیاہ رنگ کا ایک بیگ اُٹھائے ہوئے جہاز سے باہر تشریف لائے۔ سیڑھی کے سامنے لاہور کی جماعت کے بریگیڈیر (ریٹائرڈ) وقیع الزمان صاحب اور کرنل غلام حسین صاحب ورک حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور نے ان ہر دو احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا اور سامان سے متعلق ضروری ہدایات دینے کے بعد پی۔ آئی۔ اے کی ایک بسکٹی رنگ کی کار کے ذریعہ جہاز سے وی۔ آئی۔ پی لاؤنج تک تشریف لائے۔ جہاں حضور نے کار سے باہر نکلتے ہی محترم رحمت صاحب ڈرائیور (کار حضور ایدہ اللہ) کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ پھر وہاں پر موجود چند اصحاب کو شرفِ مصافحہ بخشنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پیدل ہی ایئرپورٹ سے باہر تشریف لے آئے۔ اس وقت حضور کے ساتھ محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور تھے۔ یہاں لاہور۔ گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے علاوہ بعض دُوسری قریبی جماعتوں سے کثیر تعداد میں آئے ہوئے احمدی احباب سڑک کے دونوں طرف قطاریں باندھے کھڑے تھے۔ حضور کو دیکھتے ہی سب احباب نے السلام علیکم اور اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا اور نعرہ ہائے تکبیر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگائے۔ حضور تھوڑی دیر کے بعد واپس وی۔ آئی۔ پی لاؤنج تک تشریف لے گئے جہاں سے حضور اپنی سیاہ مرسیڈیز کار میں تشریف فرما ہوئے اور حضور کی کاروں کا قافلہ ایئرپورٹ سے چھاؤنی میں طفیل روڈ پر واقع محترم بریگیڈیر (ریٹائرڈ) وقیع الزمان صاحب کے گھر کی طرف روانہ ہُوا۔ اور قافلہ کے ساتھ تمام احباب جماعت کاروں۔ موٹر سائیکلوں اور سائیکلوں پر سوار ہو کر اس کوٹھی کی طرف روانہ ہو گئے۔ اور جنہیں کوئی سواری میسر نہ آ سکی وہ اس کوٹھی کی جانب بے اختیار بھاگنے لگے اور تھوڑی دیر میں کوٹھی کا لان جس میں شامیانہ لگا کر اور دریاں بچھا کر بیٹھنے کا معقول انتظام تھا، بھر گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کوٹھی میں پہنچ کر اندر تشریف لے گئے۔ اور قریباً نصف گھنٹہ بعد باہر تشریف لائے۔

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ ۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

جن احباب کے پاس ربوہ کا ویزا ہو اور وہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی خواہش رکھتے ہوں وہ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور اس طرح ہر دو رُوحانی اجتماعات سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں +

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان +

اور بعض احباب کو شرفِ مصافحہ عطا کرنے کے بعد ۴ بجکر ۵۵ منٹ پر اس لان میں تیار شدہ سٹیج پر رونق افروز ہوئے جو اس موقعہ کے لئے بڑی خوبصورتی سے تیار کیا گیا تھا۔ حضور نے فوراً ہی امیر صاحب ضلع لاہور کو تلاوت کے لئے ارشاد فرمایا۔ چنانچہ موصوف نے سُورۃ النّصر کی تلاوت فرمائی اور پھر حضور نے ایک مختصر سا خطاب فرمایا۔

حضور نے تشہّد، تعوّذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ مَیں سب سے پہلے تو اس بات پر معذرت خواہ ہوں کہ مجھے اِس علیحدہ جگہ کا علم نہ تھا جس کی وجہ سے مَیں اندر بیٹھا رہا۔ پہلے سے اگر اس کا علم ہوتا تو اکثر وقت یہیں گزارتا۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی دُعاؤں، جماعت کے خلوص اور جماعت کی گریہ و زاری کو اس طرح قبول فرمایا ہے کہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ جو کچھ ہُوا بظاہر بالکل ناممکن نظر آتا تھا اور انسان کے بس کی بات ہے ہی نہیں۔ پتہ نہیں ہو کیسے گیا۔ اور ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ ہوتا ہُوا دیکھا۔ قوم کی قوم کے دِل اسلام کی طرف مائل ہو جانا معمولی بات نہیں۔ اِنسان کے بس کا روگ نہیں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے کام ہیں۔

حضور نے فرمایا یوں تو ایسے نظارے ہر جگہ دیکھنے میں آئے، لیکن خاص طور پر سپین کے واقعات بڑے عجیب ہیں۔ سپین کے لوگوں میں جو تبدیلی دیکھی گئی ہے ان کو تو یورپین دماغ بھی نہیں سمجھ سکتا کہ کیا ہو گیا ہے؟ حضور نے بتایا کہ جس علاقے میں ہم گئے وہاں کی آبادی کیتھولک ہے۔ یہ اپنے مذہب کے بارے میں بڑے سخت ہیں۔ اور چند سال قبل کسی دُوسرے فرقے کو بھی یہاں آزادی نہیں تھی۔ یہاں کسی دُوسرے فرقہ کا گرجا نہیں تھا اور ابھی بھی اس علاقہ میں کوئی دُوسرا گرجا نہیں تھا۔ مذہبی لحاظ سے اس ملک کی یہ حالت تھی اور سیاسی لحاظ سے یہاں تیزی سے اشتراکیت پھیل رہی تھی۔ جس کے نتیجہ میں وہ مذہب سے بالکل ہی دُور ہو رہے تھے۔ اور مذہب کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگے تھے۔ اور جہاں تک اِسلام کا تعلق ہے یہ دونوں اسلام کے دُشمن ہیں۔

اِن وجوہ کی بناء پر یہ خیال تھا کہ مقامی لوگ ہماری اس مسجد میں دلچسپی نہیں لیں گے یا لیں گے تو مخالفانہ لیں گے۔ حضور نے جذباتِ شکر سے لبریز ہو کر فرمایا، لیکن ہم نے جو نظارہ دیکھا ہے وہ اس کے بالکل برعکس ہے جو احمدی جہاں سے آتا ہے، یورپ سے یا افریقہ سے، پاکستان سے یا امریکہ سے، وہ اُسے اھلاً و سھلاً کہتے۔ یہ صرف اس علاقہ میں نہیں بلکہ سارے ملک میں ہی یہ حال تھا۔ جونہی کسی کو پتہ لگتا کہ یہ احمدی ہے اور مسجد قُرطبہ جانا چاہتا ہے تو بے اختیار ہو کر اس کے ساتھ محبّت کا سلوک کرتے، اس کے لئے بچھتے، اور پھر یہ صرف عوام کا ہی حال نہیں تھا۔ پولیس بھی ہمہ وقت ہوشیار رہی۔ ریڈیائی خبریں نشر کرتی رہی جن سے چوراہوں سے گزرتے وقت ٹریفک کو روک دیا جاتا۔

حضور نے فرمایا کہ ایک دو اور بھی باتیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سارے ہی ملک میں تبدیلی ہوئی ہے۔ مسجد سپین کے افتتاح کے اگلے روز پولیس آفیسرز اور میئر کے ساتھ ایک ملاقات تھی۔ مَیں نے انہیں کہا کہ اپنی بیگمات کو بھی لے کر آؤ وہ اندر میری بیگم سے ملیں گی اور آپ میرے ساتھ بیٹھیں۔ چنانچہ دو دِن بعد وہ سب اپنی بیگمات کو لے آئے۔ اور خود میرے پاس بیٹھ گئے۔ مَیں نے اُنہیں چائے پر بُلایا ہُوا تھا۔ اس لئے مَیں انہیں تبلیغ نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ تمام حالات پر تبصرہ کرنے لگا تو ایک پولیس آفیسر کہنے لگا کہ آپ یہ کیا باتیں کر رہے ہیں۔ ہمیں تبلیغ کریں۔ ہم تو اس کی پیاس لے کر آئے ہیں! چنانچہ مَیں اُن سے تبلیغی گفتگو کرنے لگ گیا۔ اور بڑی دیر تک باتیں کرتے رہے رات گئے تک وہ مجھ سے سوالات پُوچھتے رہے اور مَیں جوابات دیتا رہا۔ بعد میں محترم کرم الٰہی صاحب ظفر کا خط آیا ہے کہ اُن میں سے ایک ملا اور کہنے لگا کہ مَیں بہت حد تک مُسلمان ہو گیا ہُوں۔

حضور نے فرمایا، پریس نے جو حیرت انگیز اظہار کیا وہ بھی خدا تعالیٰ کی تائید و نُصرت کا نشان ہے۔ وہاں کے اخبارات نے بڑی محبّت، دیانتداری اور شرافت کے ساتھ سب باتیں وہاں کے لوگوں کو بتائیں۔ ایک شدید معاند اخبار نے بھی خبریں شائع کیں۔ ڈنمارک کے پریس میں ایک خاتون تھی، بڑی کٹّر عیسائی۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ آ تو جاتی ہے مگر شائع کچھ نہیں کرتی۔ اور یہاں ہے بھی صرف یہی عیسائیوں کا اخبار۔ اس کے ساتھ جب باتیں ہوئیں تو بائیبل سے متعلق دلائل شروع ہو گئے یہ پریس کانفرنس نہ رہی بلکہ دلچسپ مجلس سوال و جواب بن گئی۔ اور اس کے بعد اس نے اخبار میں ایک پُورا آرٹیکل دیا جس میں اُس نے تفصیل کے ساتھ ساری باتیں دلیلیں دے دے کر شائع کیں۔

اس کے بعد حضور کوٹھی کے اندر تشریف لے گئے۔ اور چند منٹ بعد باہر تشریف لائے۔ اور اجتماعی دُعا کرائی۔ اور ۵ بجکر ۲۰ منٹ پر حضور کا قافلہ ۵۰ طفیل روڈ لاہور چھاؤنی سے روانہ ہُوا اور شاہراہِ قائدِ اعظم سے ہوتا ہُوا راوی کے پُل پر پہنچا۔ جہاں لاہور کے خُدّام پہلے سے موجود تھے اور اُنہوں نے جملہ کاروں کے ٹول ٹیکس ادا کر دیئے ہُوئے تھے جس کی وجہ سے حضور کی کاروں کا یہ قافلہ وہاں رُکے بغیر اپنی منزل کی طرف رواں دَواں رہا۔ راستہ میں مختلف مقامات میں احبابِ جماعت سڑک کے کنارے کھڑے اپنے پیارے آقا کا انتظار کر رہے تھے۔ اور حضور کی کار کو دیکھتے ہی ہاتھ ہلانے لگتے اور خوشی سے نعرے لگاتے رہتے۔ ربوہ میں حضور کی آمد پر مسجد مبارک پر چراغاں کیا گیا۔ قصرِ خلافت کے احاطہ کے علاوہ مسجد مبارک کے سامنے بھی احباب کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہنے کے لئے جمع تھے۔ جنہوں نے حضور کی آمد پر پُرجوش نعرے لگاتے۔

کامیاب و بامراد مراجعت

تیری آمد سے اَے زیبِ ایوانِ دیں طفل و زن پیر و برنا ہوئے شادماں
اَے غلامِ شہنشاہِ کون و مکاں تجھ کو حاصل ہے الطافِ ربِّ جہاں
دید سے تیری آنکھیں ہیں روشن ہوئیں، قلبِ مُضطر نے پایا سکون و اماں
جوشِ فرحت سے دامانِ نظارہ ہے بن گیا رشکِ صد گلستاں بوستاں
صاحبِ عزمِ محمودؓ کا ہے پسر، خاتمِ مریمی کا ہے رخشاں گہر
تُو نہالِ علیؓ کا خوش رنگ گُل، دورۂ مغلیہ کا ہے مردِ جواں
مظہرِ چار میں قُدرتِ ثانیہ، ذاتِ پاکیزہ تیری بنی بے گُماں
تُو شہِ لافتیٰؓ کا ہے نقشِ حسیں، فخرِ ربوہ تو ہے نازشِ قادیاں
خاور و باختر کا تو سلطان ہے، تیرے ہاتھوں میں شمشیرِ قرآن ہے
ہے ردائے خلافت تیرے دوش پر از عنایاتِ خلّاق و ربِّ جہاں
تیرے ہاتھوں میں ہے ذوالفقارِ قلم کُفر و باطل کا جس سے ہُوا سر قلم
شادزی اَے شہنشاہِ مُلکِ سُخن، دلکشا دلنشیں تیرا طرزِ بیاں
خانۂ ربّ کا تُو نے کیا افتتاح ملکِ سپین کے پیڈرو آباد میں!
راہِ نَو دیں کے تبلیغ کی کُھل گئی از کرمہائے رحمان خُدائے یگاں
ازلب والگا تابہ جبرالٹر، باسفورس سے خطۂ انگلینڈ تک
سارے ملکوں پر لہرائے گا بالیقیں وجہِ تخلیقِ عالَم کا زرّیں نشاں
مُڑ گیا تجھ سے دھارا ہے تاریخ کا انقلابِ جہاں کی طرح ڈال دی
کُل جہاں میں بفضلِ خُدائے یگاں، دینِ اسلام کا ہو گا سِکّہ رواں
شہرِ ربوہ کی ہے آج رونق بڑھی ہے فضاؤں میں تُو نے گُل دیا ہے کھلا
یہ حقیقت ہے کہ آج یومِ طرب دید سے تیری عاجزؔ بھی ہے شادماں

سیّد ادریس احمد عاجزؔ کرمانی ربوہ

خطبہ جمعہ

انسانی زندگی کے ہر فعل کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کیلئے دُعا کی ضرورت ہے

جس طرح ہمارے جسم کیساتھ دل کی دھڑکن اور خون کی روانی لگی ہوئی ہے اسی طرح ہماری روح کیساتھ دُعا لگی ہوئی ہے

دُعا کے ذریعہ اپنی تمام انسانی ضرورتیں پوری کرنے کی کوشش کرو۔ دُعا قبول ہوگی تو کامیاب ہو جاؤ گے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مورخہ ۲۶ر امان ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۲۶ر مارچ ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :

" اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے ہر چیز پیدا کر دی ۔ لیکن اُس کی فطرت میں یہ بھی رکھا کہ ہر چیز کے حصول کے لئے وہ اپنے ربّ کریم کی طرف متوجہ ہوگا اور اس سے مانگے گا ۔

انسانی ضروریات دو قسم کی ہوتی ہیں ۔ ایک وہ قسم ہے جس میں کائنات کی ہر شے اس کے ساتھ شامل ہے ۔ اور اس قسم کی ضرورتوں کے لئے مانگنے کی حاجت نہیں ۔ مثلاً

دِل کی دھڑکن

زندگی کے ساتھ ضروری ہے کہ دِل اپنی صحت مند حرکت کے ساتھ دھڑکتا رہے ۔ تو کہیں ہمیں یہ دُعا نہیں سکھائی گئی کہ اے اللہ ! ہمارا دِل اپنی صحت مند حرکت کے ساتھ دھڑکتا رہے ۔ صحت کی دُعا سکھائی ۔ لیکن جو ضرورت دل کو تھی دِل کو دُعا کرنے کی ضرورت نہیں تھی ۔ یہ چیز میں اس وقت واضح کرنا چاہتا ہوں ۔ آنکھ کو اپنے دیکھنے کے لئے کسی دُعا کی حاجت نہیں تھی ۔ اس کی حاجت اللہ تعالیٰ بغیر دُعا کے پُورا کر رہا ہے اِسی طرح انسان کے جسم کا ہر ذرّہ جو ہے اس کی وہ ضرورت جو دُوسری کائنات کی مخلوقات میں مُشترک ہے ۔ وہ اللہ تعالیٰ دے رہا ہے ۔ اور اس کے لئے انسانی تدبیر ایک اور رنگ میں ظاہر ہوتی ہے جس کی تفصیل میں مَیں اس وقت نہیں جاؤں گا ۔ لیکن انسان کو انسان کے ناطے ، اِنسان جس غرض اور مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے اُس غرض اور مقصد کے حصُول کے لئے ہر چیز جس کی اُسے ضرورت ہے اُس ہر چیز کے لئے اُسے دُعا کرنے کی بھی ضرورت ہے اس لئے کہ اِنسان کو بُنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کے پیار کے حصُول کے لئے پیدا کیا گیا ۔ اس لئے پیدا کیا گیا کہ وہ اُس کا بندہ بنے ۔

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ

عبد بننے کے لئے پیدا کیا گیا ۔ عبد بننے کے لئے صرف انسان کو پیدا کیا گیا ۔ اس کائنات کی بے شمار مخلوق میں سے کسی اور چیز کو عبد بننے کے لئے نہیں پیدا کیا گیا ۔ اُن کی کیفیت

يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ

خدا تعالیٰ حُکم دیتا چلا جاتا ہے وہ کرتے چلے جاتے ہیں ۔ اُن کو نافرمانی کی طاقت بھی نہیں ملی ۔ اس کا احساس بھی نہیں کیونکہ وہ کرتے ہی نہیں ۔ لیکن چونکہ انسان ایک بلند مقصد کے لئے پیدا کیا گیا تھا کہ وہ خدا کا عبد بنے اور اس کے پیار کو حاصِل کرے ۔ اس لئے صرف انسان کے ساتھ یہ لگایا کہ دُعا کرو ۔ ملے گا ۔ دُعا نہیں کرو گے ، نہیں ملے گا ۔ یعنی عبد بننے کے لئے اپنی انسانی زندگی میں کامیابی کے لئے ۔ خدا تعالیٰ کے پیار کے حصُول کے لئے ۔ خدا تعالےٰ کی نگاہ میں عزت اور پیار دیکھنے کے لئے ۔ خدا تعالیٰ کا محبُوب بننے کے لئے بے شمار عمل کرنے پڑتے ہیں ۔ جنہیں

اِسلامی اصطلاح

میں اعمالِ صالحہ کہا جاتا ہے ۔ انسانی زندگی کا ہر فعل اسی غرض کے لئے ہونا چاہیئے اور انسانی زندگی کے ہر فعل کو کامیابی حاصِل کرنے کے لئے دُعا کی ضرورت ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو فرمایا ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ اعلان ہُوا :

مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ (الفرقان آیت ۷۸)

عربی زبان میں يَعْبَؤُا کے کیا معنی ہیں ۔ اس کے معنی ہمیں بتائیں گے کہ خدا تعالےٰ ہم سے کیا چاہتا ہے ۔

مُنجد ایک چھوٹی کتاب ہے لغت کی اُس نے تو یہ لکھا ہے :

لَا اَعْبَأُ بِهٖ اَیْ لَا اُبَالِیْ بِهٖ اِحْتِقَارًا کہ حقارت کے نتیجہ میں جو یعنی خدا کہتا ہے کہ میرے اندر تمہارے لئے تحقیر پیدا ہوگی اور مَیں تمہاری پرواہ نہیں کروں گا ۔ اگر تم دُعا نہیں کرو گے ۔

مفردات نے اس کے یہ معنی کئے ہیں :-

مَا عَبَأْتُ بِهٖ اَیْ لَمْ اُبَالِ بِهٖ کَاَنَّهٗ قَالَ یعنی آپ کہتے ہیں کہ گویا خدا نے یہ اعلان کیا : مَا اَرٰی لَهٗ وَزْنًا وَّ قَدْرًا کوئی قدر میرے دل میں ایسے بندہ کے لئے نہیں ہوگی ۔ نہ کوئی مقام ہوگا اُس کے لئے اگر وہ دُعا نہیں کرتا ۔

پس جس طرح ہمارے جسم کے ساتھ دِل کی دھڑکن اور خون کی روانی لگی ہوئی ہے اسی طرح

ہماری رُوح کے ساتھ دُعا

لگی ہوئی ہے ۔ اگر انسان سمجھے ۔ اسی لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہر چھوٹی اور بڑی چیز کے حصُول کے لئے اپنے آپ کو کچھ سمجھ نہ لینا ۔ خدا سے مانگنا ۔ یہاں تک کہ اگر تمہارے بُوٹ کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بُوٹ کا تسمہ بھی اپنے خدا سے مانگنا ۔ اور خود میرے مشاہدہ میں ہے کہ بعض دفعہ ایک انسان ایک چھوٹی سی غرض کے حصُول کے لئے سائیکل پر سوار ہوتا اور چند فرلانگ پر اُس نے جانا ہے ۔ اس غرض کو پُورا کرنے کے لئے اگر مقبول دُعا کئے بغیر وہ روانہ ہو جاتا ہے تو مقصود تک پہنچنے سے پہلے راستہ میں اُس کا دم نکل جاتا ہے ۔

زندگی اور موت

کسی کے اختیار میں نہیں۔ رُوحانی طور پر اور اخلاقی لحاظ سے کامیابیاں اور ناکامی بھی کسی کے اختیار میں نہیں۔ خدا تعالےٰ کی نظر سے گِر جانا اور خُدا تعالےٰ کی نظر میں پیار دیکھنا، یہ بھی کسی کے اختیار میں نہیں۔ خدا تعالےٰ کی درگاہ تک پہنچ جانا یا درگاہ سے دھتکارا جانا، یہ بھی کسی کے اختیار میں نہیں۔ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اس لئے فرمایا:

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ

دُعا کے ذریعہ سے اپنی تمام انسانی ضرورتیں پوری کرنے کی کوشش کرو۔ دُعا قبول ہوگی، کامیاب ہوجاؤ گے۔ دُعا قبول نہیں ہوگی، ناکام ہوجاؤ گے۔

آج کا دِن جماعتِ احمدیہ کی زندگی میں ہر سال بہت اہمیت لئے ہوئے آتا ہے۔ کیونکہ مجلسِ شوریٰ آج منعقد ہوگی۔ اس کا افتتاح ہوگا۔ بہت ساری باتوں پر غور کیا جائے گا۔ ہمارے ذمّہ جو اللہ تعالیٰ نے کام لگایا ہے کہ ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کریں دلوں کو جیت کر اور مُردوں کو زندہ کرکے اور محمّد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت دِلوں میں پیدا کرکے خدا اور محمّد صلے اللہ علیہ وسلّم کا جھنڈا کونے کونے میں گاڑیں۔ یہ جو عظیم مہم اور مجاہدہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ذریعہ اس زمانہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ثابت کرنے اور آپؐ کے

نُور اور حُسن

سے اس زمین کو روشن اور خوبصُورت بنانے کے لئے شروع کیا گیا ہے۔ یہ ہماری باتیں ہماری فکر ہمارا غور، ہمارے مشورے سب اِس غرض کے لئے ہوں گے۔ اگر جُوتی کا تسمہ بھی ہم نے اپنے ربّ کی طرف عاجزانہ جُھک کر حاصل کرنا ہے تو زیادہ جُھک کر زیادہ عاجزی اور تضرّع کے ساتھ دُعائیں کرکے اس مقصد کے حصُول کی ہم نے کوشش کرنی ہے۔ دُعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صحیح مشورہ دینے کی، صحیح غور کرنے کی، صحیح نتیجہ پر پہنچنے کی توفیق عطا کرے۔ اور جس طرح ہم سے آج تک یہ سلوک اُس کا ہوتا رہا۔ اب بھی یہی سلوک ہو کہ ہماری بالکل ہی ناچیز کوششیں بہت بڑے نتائج پیدا کرنے والی ہوں۔ اور ہم اُس خالق و مالک کے حضور جو ذرہ ناچیز پیش کرتے ہیں اُس کے مقابلہ میں وہ نتائج نکلیں کہ دُنیا کی عقل تو دنگ رہتی ہے ہم بھی حیران ہوتے ہیں کہ ایک دھیلا پیش کیا تھا اور کروڑوں کروڑ روپے کا نتیجہ اس کے مقابلے میں نکل آیا۔ یہ میرے اور آپ کے بس کی بات نہیں۔ یہ صرف وہ قادر و توانا ہے جو ایسا کرسکتا ہے۔ خُدا کرے کہ وہ ایسا کرے عملاً "

(منقُول از الفضل ۵ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

خُدا کے پاک لوگوں کو خُدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

دلی آنے والے احمدی بھائیوں کیلئے مژدہ

ہوائی جہاز اور ریلوے کی ٹکٹوں کے انتظام اور ریزرویشن
پاسپورٹ اور ویزا وغیرہ کی سہولیات
نیز اپنے تمام سفری وحضری مسائل کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں

چمن ٹورسٹ بیورو

۵۱ - بستی نظام الدین - فون نمبر ۶۹۳۹۵۴ نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳ (انڈیا)

بیرُونی ممالک کے بابرکت اور کامیاب سفر سے

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بخیریت مراجعت

احبابِ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے آپ کا شایانِ شان استقبال

قادیان ۲۵ اخاء (اکتوبر)۔ آج یہاں ٹھیک پونے گیارہ بجے صبح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی کی بیرونی ممالک کے بابرکت اور کامیاب سفر سے بخیر و عافیت واپسی پر احبابِ جماعتہائے احمدیہ قادیان کی جانب سے آپ کا والہانہ اور شایانِ شان استقبال کیا گیا۔ جس کے ساتھ ہی قادیان کے مختصر سے درویشانہ ماحول میں مسرّت و شادمانی کی پھر وہی لہر دوڑ گئی جس کی آپ کی طویل جدائی کے دوران شدّت سے کمی محسوس ہو رہی تھی۔

واضح رہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اپنے اس بابرکت سفر پر قادیان سے مورخہ ۲/۹/۸۲ کو فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) روانہ ہوئے تھے۔ فرینکفورٹ سے آپ مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ براستہ ملاگا و قرطبہ مورخہ ۹/۹/۸۲ کی رات کو پیڈرو آباد پہنچے۔ جہاں آپ نے ۱۰/۹/۸۲ کو جماعتہائے احمدیہ بھارت کی نمائندگی میں مسجد "بشارت" کی افتتاحی تقریب میں شمولیت فرمائی۔ اکنافِ عالم سے آئے ہوئے کثیر التعداد مخلصین سمیت سپین کے تینوں مبلغین کرام اور محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی اجتماعی بیعت میں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر آپ کو بھی اپنا ہاتھ حضور کے دستِ مبارک پر رکھنے کا شرف حاصل ہُوا۔ اگلے روز پیڈرو آباد میں منعقدہ جماعت احمدیہ سپین کی پہلی مجلسِ مشاورت میں ہندوستان کی نمائندگی میں محترم صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، محترم سید فضل احمد صاحب ریٹائرڈ آئی۔ جی پولیس بہار اور محترم ڈاکٹر پی منصور احمد صاحب ایم۔ بی بی ایس کالور (کیرالہ) نے شمولیت فرمائی۔ مورخہ ۱۲/۹/۸۲ کو محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے حضور کی خدمت میں قراردادِ تہنیت پیش کی۔

سپین کے بعد آپ مغربی جرمنی۔ فرانس۔ انگلستان اور سوئٹزرلینڈ تشریف لے گئے۔ برطانیہ میں آپ کے دورانِ قیام لجنہ اماء اللہ لندن نے حضور ایدہ اللہ الودود اور حضور کی حرم محترم کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا۔ اور اس سے اگلے روز حضور نے احمدی مستورات کو اپنے خطاب سے نوازا۔ ان ہر دو تقاریب میں محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت بھی مدعو تھیں۔ اسی اثناء میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے حضور ایدہ اللہ کی زیرِ صدارت منعقدہ جماعتِ برطانیہ کی مجلسِ شوریٰ میں شمولیت فرمائی۔ اور اس کے بعد ہرٹلے پُول۔ بیٹلے اور بریڈ فورڈ وغیرہ جماعتوں کا دورہ فرمایا۔ سوئٹزرلینڈ میں آپ نے احبابِ جماعتِ احمدیہ زیورچ کو اُن کی خواہش پر قادیان کے حالات سے آگاہ کیا اور اس ضمن میں ان کے مختلف سوالات کے جواب دیئے۔ سوئٹزرلینڈ سے براستہ مغربی جرمنی مورخہ ۲۱/۲۲ اکتوبر کی درمیانی شب بوقت ۲ ۱/۲ بجے آپ واپس دہلی پہنچے۔ پالم ایرپورٹ پر مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب منگلاتی مبلغ سلسلہ، صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور بعض خدام نے آپ کا استقبال کیا۔ دہلی سے آپ کل رات بذریعہ فرنٹیر میل روانہ ہوکر آج صبح سوا سات بجے امرتسر پہنچے۔ جہاں مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب نمائندہ صدر انجمن احمدیہ قادیان، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نمائندہ مجلس انصار اللہ، مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں اور مکرم عمر دین خان صاحب درویش آپ کے استقبال کے لئے پہلے سے موجود تھے ـــــ مقامی طور پر آپ کی آمد کے پروگرام سے متعلق چونکہ دو روز قبل ہی اطلاع مل چکی تھی، اس لئے لوکل انجمن احمدیہ قادیان، مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے باہمی مشورہ سے آپ کے شایانِ شان استقبال کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ ہر سہ تنظیموں کے باہمی اشتراک سے محلّہ احمدیہ کے چوک سے گیٹ مدرسہ احمدیہ اور مسجد مبارک تک کے ایریا کو خوبصورت سنہری و روپہلی جھالروں اور دیدہ زیب رنگ برنگے قطعات سے آراستہ کیا گیا۔ تمام احمدی صبح ہی سے آپ کی آمد کے لئے بےچینی کے ساتھ منتظر تھے۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق جیسے ہی دفترِ محاسب کی بڑی گھنٹی بجی تمام احباب ہاتھوں میں پھولوں کے ہار اور آنکھوں میں شوقِ دیدار لئے استقبال کے لئے مخصوص راستہ کے ایک جانب پُروقار انداز میں صف بستہ کھڑے ہوگئے۔ کچھ ہی دیر بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی گاڑی چوک میں بنائی گئی استقبالیہ محراب کے پاس آکر رکی۔ جوں ہی محترم موصوف گاڑی سے نیچے اُترے فضا فلک بوس اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔ احباب نے پھولوں کے ہار پہنا کر اپنے دلی خلوص و محبّت کا اظہار کیا۔ اور محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے سفر کی تکان کے باوجود تمام افراد کو اپنی مخصوص شفقت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ ازاں بعد آپ گول کمرہ سے ملحقہ سیڑھیوں سے ہوتے ہوئے دالان حضرت اماں جانؓ میں تشریف لے گئے جہاں لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ قادیان کی جانب سے دو بچیوں نے آپ کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے اور ہر دو تنظیموں کی عہدیداران نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں آپ اپنے مکان میں تشریف لے گئے۔ آپ کی بخیر و عافیت مراجعت کی خوشی میں آج جملہ ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ میں تعطیل رہی۔

دوسری اور آخری قسط

غم انگیز اور تکلیف دہ ساڑھے سات صدیوں کے صبر آزما طویل انتظار کے بعد

سر زمین سپین میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کا افتتاح

روزنامہ "الفضل" ربوہ کے وقائع نگار خصوصی محترم مسعود احمد صاحب دہلوی کی مفصل رپورٹ

پریس کانفرنس سے خطاب

۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو مسجد بشارت سپین میں جمعہ کی نماز پڑھا کر اس کا افتتاح فرمانے کے بعد سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے پانچ بجے شام مسجد سے ملحق احمدیہ مشن ہاؤس سپین کے ڈرائنگ روم میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ اس میں حضور نے سپین میں مسجد کی تعمیر، اس کے مقصد، اور سپین میں اسلام کے دوبارہ غالب آنے سے متعلق اخبار نویسوں کے متعدد سوالوں کے جواب دیئے۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اس زمانہ میں اسلام کا ساری دنیا میں غالب آنا مقدر ہے۔ اس لئے اہل سپین کے قلوب پر فتح کے ذریعہ ان کا بھی اسلام کی آغوش میں آنا ایک خدائی تقدیر ہے۔ جسے کوئی بدل نہیں سکتا۔

صدیوں بعد سپین میں مسجد کی تعمیر اہل سپین کے لئے ایک تعجب انگیز تجربہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ اس لحاظ سے محو حیرت ہیں کہ کہیں جماعت احمدیہ کا یہ جرأت مندانہ اقدام تاریخ دہرائے جانے کے عمل کا آغاز اور ایک انقلاب کا پیش خیمہ تو نہیں ہے۔ اس لئے سپین میں مسجد کی تعمیر بحمد اللہ پورے سپین میں زبردست ہلچل مچانے کا موجب ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ اپنے اس تاریخی دورہ سپین میں جہاں کہیں بھی تشریف لے گئے اخبار نویس حضور کی طرف کھنچے چلے آتے۔ اور سایہ کی طرح ساتھ لگے رہے۔ ملاگا۔ غرناطہ۔ قرطبہ۔ پیدرو آباد، وغیرہ مقامات پر اسی طرح مسلمانوں کی عظمت رفتہ کے آئینہ دار "قصر الحمراء" کے معائنہ کے دوران بھی مختلف اخباروں کے نمائندے آ آ کر سوالات دریافت کرتے۔ اور حضور کے تاثرات قلمبند کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ احمدیہ مشن ہاؤس میں منعقد ہونے والی اس پریس کانفرنس میں بھی اخبار نویس اور فوٹو گرافرز بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حسب معمول بہت کرید کرید کر سوالات دریافت کئے۔ حضور نے ان کے سوالوں کے کسی قدر اختصار کے ساتھ جامع جواب دیئے۔

پہلا سوال ایک اخبار نویس کی طرف سے اس ریمارک کی شکل میں تھا کہ آپ کے لئے تو آج کا (یعنی مسجد کے افتتاح کا) دن بہت اہمیت کا حامل ہے۔ حضور نے فرمایا، جماعت احمدیہ کے لئے بلاشبہ یہ ایک بہت ہی یادگار دن ہے۔ کیونکہ ہم بجا طور پر امید رکھتے ہیں کہ خدا کا یہ نیا گھر جو اس سرزمین میں صدیوں بعد تعمیر ہوا ہے اہل سپین کے دلوں کو کھولنے اور ان میں اسلام کے از سر نو داخل ہونے کا موجب ثابت ہوگا۔

ایک اور اخبار نویس نے دریافت کیا کہ کیا قرآن یا دوسرے اسلامی لٹریچر میں کوئی ایسی پیشگوئی بھی ہے جس سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہو کہ خاص طور پر سپین میں اسلام پھر غالب آجائے گا؟ جواب میں حضور نے فرمایا، پیشگوئی یہ ہے کہ اس آخری زمانہ میں اسلام کا ساری دنیا میں بہر طور غالب آنا مقدر ہے۔ اس ہمہ گیر پیشگوئی میں یقیناً سپین بھی شامل ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ جماعت احمدیہ نے خاص طور پر قرطبہ کے نواحی قصبے پیدرو آباد کے قریب مسجد کیوں تعمیر کی ہے جبکہ وہ بڑے شہروں میں سے کسی شہر کا رخ کر کے وہاں مسجد تعمیر کر سکتی تھی؟ حضور نے فرمایا، اس قصبہ یا قرطبہ سے ۳۵ کلومیٹر باہر واقع اس جگہ کی کوئی روایتی اہمیت نہیں ہے۔ میرے پیش رو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے اپنے ایک دورہ سپین کے دوران یہاں کے لوگوں کو بہت خلیق اور محبت کرنے والا پایا۔ اس واسطے محبت کے پیغام کی اشاعت عام کے لئے یہ جگہ آپ کو آئیڈیل نظر آئی۔ اس خصوصیت کی بنا پر آپ نے اس جگہ کا انتخاب مناسب سمجھا اور اب یہ جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی دی ہوئی توفیق سے محبت کے پیغام کی اشاعت عام کا مرکز بن گئی ہے۔

سوال کیا گیا کہ مسجد بنانے کے بعد کیا آپ اس میں کوئی اور پروگرام بھی شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ہم علامتی مسجد بنانے کے قائل نہیں ہیں۔ مسجد خدا کا گھر ہوتی ہے۔ اس لئے لازمی طور پر یہ صحیح معنوں میں عبادت گاہ ہونی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کی عبادت اور خالص دینی کاموں کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے اسے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ اس اخبار نویس کا اسی ضمن میں دوسرا سوال یہ تھا کہ اس مسجد کے اخراجات آپ نے کہاں سے حاصل کئے؟ حضور نے جواباً فرمایا اس کے تمام تر اخراجات انگلستان کے احمدیوں نے برداشت کئے ہیں۔ ان کے رضاکارانہ چندوں سے اس کی تعمیر عمل میں آئی ہے۔

ایک اور اخبار نویس نے پوچھا کہ کیا آپ ثقافتی انقلاب کے علمبردار ہیں۔ حضور نے جواب دیا براہ راست ثقافتی انقلاب برپا کرنا ہمارے مدنظر نہیں ہے۔ اور نہ ہم اس کے قائل ہیں۔ ہم ایمان باللہ، ایمان بالرسل، مذہبی عقائد اور ان کے عملی تقاضوں کے طور پر اخلاق عالیہ کو دنیا میں عام کرنا چاہتے ہیں۔ یہی ہمارا مقصد ہے اور اسی میں ہم کوشاں ہیں۔ ثقافتی تبدیلی ان کے نتیجہ میں خود بخود آئے گی۔ جو انقلاب خود انسان کے اندر سے ابھرے وہی حقیقی اور دیرپا انقلاب ہوتا ہے۔

ایک سوال یہ تھا کہ آپ کی جماعت کا مقصد تمام اسلامی فرقوں اور جملہ مذاہب کو متحد کرنا ہے اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے آپ کی جماعت کیا پروگرام رکھتی ہے؟ حضور نے فرمایا، ہم باہمی دشمنی اور بغض و عناد کے سخت خلاف ہیں۔ اور صلح و آشتی کے شدت سے قائل ہیں۔ اور اس بات کے بھی متمنی ہیں کہ حقیقی اتحاد پیدا ہو۔ لیکن ہمارا اتحاد کا طریق اور مقصد مختلف ہے۔ اس بارہ میں ہمارا طریق وہی ہے جو انبیاء علیہم السلام نے اختیار کیا۔ ہم پوری نوع انسانی کو اللہ کے جھنڈے تلے جمع کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اعتقادات اور نظریات میں مفاہمتوں (COMPROMISES) پر یقین نہیں رکھتے۔ نظریات میں ایسی مفاہمت تو مصنوعی اتحاد کے لئے کی جاتی ہے۔ ایسے اتحاد برائے نام ہوتے ہیں اور دیرپا ثابت نہیں ہوتے۔

ایک اخبار نویس نے براہ راست سوال کرتے ہوئے دریافت کیا کہ چرچ کے ساتھ آپ کے تعلقات کی نوعیت کیا ہوگی؟ حضور نے جواباً فرمایا۔ دو مذاہب ہیں جبکہ دونوں اپنی اپنی جگہ ایک خدا کی طرف سے ہونے کے مدعی ہیں، دشمنی نہیں ہو سکتی۔ کوئی مذہب بھی اگر واقعی وہ مذہب ہے، دوسروں سے دشمنی رکھنا نہیں سکھاتا۔ اگر کوئی مذہب دوسروں سے دشمنی کی تعلیم دیتا ہے تو وہ فی الحقیقت مذہب ہے ہی نہیں۔ اختلاف عقائد کے باوجود چرچ سے ہمارے تعلقات دشمنی پر مبنی نہیں ہو سکتے۔

پوچھا گیا آجکل یورپ میں مذہب سے بیزاری بڑھ رہی ہے۔ پھر بھی ہم دیکھتے ہیں آجکل مختلف مذاہب نے یورپ پر دھاوا بول رکھا ہے۔ آپ کے نزدیک اس کی وجہ کیا ہے؟ حضور نے فرمایا یہ تو صحیح ہے کہ یورپ کے لوگوں کی مذہب میں دلچسپی دن بدن کم ہو رہی ہے۔ اور بیزاری کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں یہاں ایک روحانی خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ خلاء کبھی دیرپا نہیں ہوتا۔ مذہب سے بیزاری کے نتیجہ میں وہاں بے راہ روی بڑھ رہی ہے اور ہولناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ اسی لئے ساتھ کے ساتھ ایک نئے نظام کی تلاش کا جذبہ بھی شدت سے ابھر رہا ہے۔ مختلف مذاہب کے پیرووں کی کوشش یہ ہے کہ اس خلاء کو وہ اپنے مذہب سے پُر کریں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسلام ہی اس خلاء کو پُر کرنے میں کامیاب ہوگا۔

اس پر ایک اخبار نویس نے پوچھا سپین میں احمدیوں کی تعداد کتنی ہے؟ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا۔ پہلی مرتبہ میں ۱۹۵۷ء میں سپین آیا تھا۔ اب تعداد اس سے تین گنا زیادہ بڑھ چکی ہے۔ جتنی تعداد میں فلسطین کے اندر مسیح علیہ السلام نے عیسائی بنائے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ابتداء میں تعداد تھوڑی ہو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصل اہمیت تو اس بات کو حاصل ہے کہ PRODUCTIVE CELL کی طرح ہر احمدی میں بڑھنے اور پھیلنے کی استعداد اور جذبہ ہونا چاہیئے۔ اگر یہ استعداد اور جذبہ موجود ہو تو تعداد کا بڑھنا کوئی مشکل نہیں۔ یہی بات میں نے سپینش احمدیوں سے کہی ہے۔ میں نے انہیں بتایا ہے کہ اپنی کم تعداد سے مت گھبراؤ۔ بلکہ PRODUTCIVE CELL بننے کی کوشش کرو۔ اگر ہر احمدی ہر سال ایک فرد کو احمدی بناتا چلا جائے تو چند سالوں میں تعداد کہیں سے کہیں پہنچ سکتی ہے۔

ایک اور اخبار نویس نے دریافت کیا، کیا قرآن میں کسی ہولناک عالمی جنگ کی پیشگوئی ملتی ہے حضور نے بتایا سورہ طٰہٰ میں اور اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں آخری زمانہ میں نہایت ہولناک عالمی جنگ چھڑنے کی پیشگوئی موجود ہے۔ اس میں خبر دی گئی ہے کہ یہ ایسی خوفناک جنگ ہوگی کہ بعض علاقوں سے زندگی کا نام و نشان مٹ جائے گا۔

ایک اخبار نویس نے عرض کیا آپ کے لئے یہ بات قابل فخر ہے کہ اس میں عالمی عدالت کے سابق صدر محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور نوبل انعام یافتہ سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام جیسی عالمی شہرت کی حامل عظیم ہستیاں موجود ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا انعام ہے اور اس پر ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ وہ مستقبل میں اور بھی ایسے وجود

جماعت میں پیدا کرے گا۔

بعض اخبار نویسوں نے ایران وغیرہ کی صورتِ حال کے بارہ میں بھی سوال کرنا چاہے۔ حضور نے فرمایا یہ سیاسی باتیں ہیں۔ مجھے اس بحث میں نہ گھسیٹیں۔ کیونکہ ہماری جماعت خالصتاً ایک مذہبی جماعت ہے۔ ہمیں کسی دنیوی شخصیت سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہمارا تعلق صرف ایک عظیم ترین ہستی سے ہے۔ اور وہ ہیں ہمارے آقا محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ پریس کانفرنس تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی اور ساڑھے چھ بجے شام کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔

عید کا سماں

جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے مسجد بشارت کے افتتاح کا دن دنیا بھر کے احمدیوں کے لئے عید کی خوشیاں لے کر طلوع ہوا تھا۔ اور ایک کروڑ سے زائد انسانوں کے قلوب سے پھوٹنے والی خوشیاں دنیا کے تقریباً ۸۰ ممالک کے دو ہزار نمائندوں کے ذریعہ پیدرو آباد سے ملحق اس قطعہ زمین پر سمٹ آئی تھیں جس پر مسجد بشارت تعمیر ہوئی ہے۔ ہر چند کہ اس روز صبح سے ہی اس خوش نصیب قطعۂ زمین پر اقوامِ عالم کے ان نمائندوں کی آمد کے خوش کن سلسلہ، ترقی پذیر رونق اور گہما گہمی کی وجہ سے خوشی کی ایک لہر دوڑی ہوئی تھی۔ اور اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا۔ لیکن گہما گہمی اور روحانی کیفیت و سرور کی یہ ناقابلِ بیان کیفیت ساٹھ بجے شام اس وقت اپنے نقطۂ عروج کو پہنچی جب مسجد بشارت کے احاطہ میں افتتاحی تقریب کے سلسلہ میں جلسۂ عام منعقد ہوا اور اس جلسۂ عام کی تقریب کے سلسلہ میں ان معززین اور عمائدین کے علاوہ جنہیں بطورِ خاص مدعو کیا گیا تھا مسجد کی نواحی بستیوں کے لوگ مرد، عورت اور بچے گروہ در گروہ ہنسی خوشی مسجد کی طرف کھنچے چلے آئے۔ اور آتے ہی چلے گئے۔ حتیٰ کہ ان کی تعداد تین ہزار سے بھی تجاوز کر گئی۔ اور اس جلسۂ عام کی حاضری احمدی احباب کو شامل کر کے پانچ ہزار سے متجاوز ہو کر توقع سے کہیں آگے نکل گئی۔ حتیٰ کہ مسجد اور مشن ہاؤس کا پورا احاطہ مردوں اور عورتوں سے اس طرح پُر ہو گیا کہ ہر طرف انسان ہی انسان نظر آنے لگے۔ ہنستے بولتے خوشیوں اور مسرتوں میں سرشار انسان۔

وسیع جلسہ گاہ

جلسۂ عام کی شکل میں منعقد ہونے والی اس خصوصی تقریب کا اہتمام مسجد بشارت کے احاطہ میں ایک وسیع شامیانہ کے نیچے کیا گیا تھا۔ سٹیج کے پیچھے اوپر کی جانب آسمانی رنگ کے ایک بڑے سائز (۵ میٹر × ۱½ میٹر) کے خوشنما کپڑے پر نہایت جلی اور خوبصورت حروف میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا تھا۔ جس کے نیچے اس کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ درج تھا۔ بڑے سائز کا یہ بینر اس قدر خوبصورت اور دلکش تھا کہ ہر آنے والے کو اپنی طرف متوجہ کئے بغیر نہ رہتا تھا اور پہلی ہی نظر میں وہ کلمہ طیبہ اور اس کے مفہوم سے آگاہ ہو جاتا تھا۔ یہ جاذبِ نظر بینر مبلغ انگلستان مکرم ہادی علی صاحب کا تیار کردہ تھا۔ علاوہ ازیں جلسہ گاہ کو متعدد دوسرے خوبصورت بینروں سے سجایا گیا تھا۔ جن پر اسلام کے محاسن نیز سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا ترجمہ درج تھا۔ اس جلسہ گاہ میں دو ہزار کرسیاں بچھا کر معزز ہسپانوی مہمانوں کے علاوہ تین درجن سے زیادہ ملکوں کے نمائندہ وفود کو ایک خاص ترتیب اور نظام کے ساتھ بٹھایا گیا تھا۔ چار برِّ اعظموں ایشیا، افریقہ، یورپ اور امریکہ کے یہ نمائندہ وفود اپنے اپنے رنگا رنگ قومی لباسوں میں ملبوس جلسہ گاہ میں بیٹھے ایک عجیب منظر پیش کر رہے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اسود و احمر اور شرقی و غربی ایک جگہ جمع ہو کر اپنے باہم دگر ایک ہونے کا عملی مظاہرہ کر کے یہ باور کرا رہے ہیں کہ رنگ و نسل کے تمام امتیازات مٹنے اور نوعِ انسانی کے صحیح معنوں میں ایک ہونے کا زمانہ قریب آ پہنچا ہے۔ روئے زمین کے تمام انسان دینِ واحد پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر ثابت کر دکھائیں گے کہ پوری نوعِ انسانی کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی برکت سے حقیقی اتحاد سے مالا مال ہو چکی ہے۔ سب کا ایک خدا، ایک رسول، ایک کتاب ہے۔ اور سب امتِ واحدہ کی شکل میں ایک بن چکے ہیں۔

ساڑھے چھ بجے تک مسجد کا پورا احاطہ خدائی تصرف کے تحت کھنچے آنے والے ان ہسپانوی باشندوں سے پُر ہو گیا۔ وہ سب شامیانے سے باہر کی طرف احاطہ کی آخری حدود تک پھیلے ہوئے تھے۔ وہ سب ہنس بول رہے اور اپنے علاقہ میں مسجد کی خوبصورت عمارت کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ وہ آتے چلے گئے اور احبابِ جماعت ان کے لئے کرسیاں خالی کر کے انہیں اپنی جگہ بٹھاتے چلے گئے۔ کرسیاں دو ہزار سے کچھ زائد تھیں۔ ان سے زیادہ کو بٹھانا ممکن نہ تھا۔ اس لئے ایک ہزار سے زائد ہسپانوی باشندوں نے بخوشی کھڑے رہ کر افتتاحی جلسہ کی کارروائی سننے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ وہ شامیانے سے باہر اس وسیع و عریض قطعہ میں پھیل گئے۔ جس میں حال ہی میں گھاس لگائی گئی ہے۔ اور ابھی پوری طرح اُگی بھی نہیں ہے۔ اس طرح دو ہزار احمدی احباب کو شامل کر کے جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد پانچ ہزار سے بھی تجاوز کر گئی۔!

معززین میں جنہیں خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا نواحی شہروں کے میئر صاحبان۔ بعض مرکزی و مقامی افسران، دانشور اور پادری صاحبان شامل تھے۔

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری اور کارروائی کا آغاز

جب جملہ مہمانانِ کرام اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے یا ایسی جگہ کھڑے ہو گئے جہاں سے وہ جلسہ کی کارروائی بآسانی سن سکیں تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے بجے شام تشریف لائے۔ سب نے کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور اسٹیج پر صدر جگہ پر رونق افروز ہوئے۔ حضور کے دائیں جانب حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو اور بائیں جانب محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو بٹھایا گیا۔ اسٹیج کے ایک سرے پر دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک پیدرو آباد کے میئر جناب میغیل گارسیا (MIGOEL GARCIA) اور دوسری، مسجد کے آرکیٹکٹ جناب ڈان خوسے لوئیس لوپے ای لوپس الاریگو DON JOSE LUIS LOPE Y LOPEZ ELDRAGO کے لئے مخصوص تھی۔ حضور کے صدر جگہ رونق افروز ہونے کے بعد اس خصوصی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں لاہور کے مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے کی۔ تلاوت کے اختتام پر مبلغ سپین مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کے فرزندِ اکبر مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے ان آیات کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ سنایا۔ ان آیاتِ کریمہ کی تلاوت اور ایک طویل عرصے کے بعد تعمیر ہونے والی مسجد کے افتتاح نے طبائع میں عجیب سوز و گداز کی کیفیت پیدا کر دی۔

سوز و گداز کی اس حالت میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں احمدی مرد اور مستورات اور بچے اس حال میں شریک ہوئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اور وہ سپین میں اسلام کی روحانی فتح کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔

بعدہٗ محترم حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ مرحوم کے فرزند مکرم آدم عبد الواسع صاحب چغتائی آف انگلستان نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے ان دعائیہ اشعار کا بھی سامعین کو سپینش ترجمہ سنایا۔ ان دعائیہ اشعار نے جو اللہ تعالیٰ کے بارش کی طرح برسنے والے فضلوں اور احسانوں پر حمد اور شکر کے رنگ میں کہے گئے ہیں احمدی احباب پر ایک وارفتگی کا عالم طاری کر دیا۔

مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کا ہسپانوی زبان میں خطاب

بعد ازاں سپین کے قدیمی مبلغ محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے ہسپانوی زبان میں مختصر خطاب فرمایا۔ جس میں مسجد بشارت کی تعمیر اور اس کے افتتاح کا ذکر کر کے بتایا کہ اس پبلک افتتاحی تقریب کی غرض و غایت یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس احسانِ عظیم پر اس کا شکریہ ادا کریں۔ آپ نے اس تقریب کے پروگرام سے بھی سپینش سامعین کو آگاہ کیا۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطاب:

اس کے بعد حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ آپ نے سیدِ ولدِ آدم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آنحضور صلعم کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلابِ عظیم اور آنحضور صلعم کی رسالت اور فیضان کے تا قیامت جاری رہنے کا ذکر کرنے کے بعد خود آنحضور ہی کی پیشگوئی کے بموجب آنحضور صلعم کے ایک فرزندِ جلیل کی حیثیت سے اس آخری زمانہ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور جماعتِ احمدیہ کے قیام اور اس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ آخر میں آپ نے قرآنی وعدے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت اور سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام کی پیشگوئی کے بموجب جماعتِ احمدیہ میں خلافت کے آسمانی نظام کے اجراء اور اس کی برکتوں کو واضح فرمایا۔ اور بتایا کہ یہ وعدہ، یہ بشارت اور یہ پیشگوئی مسلسل پوری ہوتی چلی آ رہی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کی مہم آگے سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ خود پندرھویں صدی ہجری کے اوائل میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خلافتِ احمدیہ کی مسند پر متمکن ہونا اس کا تازہ ثبوت ہے۔ اس تازہ ثبوت میں اقوامِ عالم اور نوعِ انسانی کے لئے غور و فکر کا سامان موجود ہے۔ کاش وہ اس طرف توجہ کریں اور آسمانی تقدیر کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا خطاب:

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بعد محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے انگریزی میں حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں اس امر کا بطورِ خاص ذکر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآنی تعلیم کی روشنی میں اپنے پیروؤں کو ہدایت فرمائی ہے کہ وہ علم حاصل کریں اور خاص طور پر سائنسی علوم میں دسترس حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ آنحضور صلعم کی تاکیدی ہدایت کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ صلعم کے ماننے والوں نے ایک سو سال کے اندر اندر اہم سائنسی کتابوں کا ترجمہ کر ڈالا۔ اور علم کے مختلف شعبوں میں عظیم کارنامے سرانجام دیئے۔!!

اپنے خطاب میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے

یہ بتانے کے بعد کہ مسلمانوں کے اس علمی جہاد کا ایک مرکز قرطبہ تھا تفصیل سے بتایا کہ مسلمانوں کی اس کاوش کے نتیجہ میں سپین نے کیسے کیسے عظیم فلسفی، سائنسدان اور علم الابدان کے ماہر اور دینی مصلح پیدا کئے اور ان کے علمی کارناموں کی وجہ سے دنیا میں کیا انقلاب برپا ہوا آپ نے سپین پر اسلام اور مسلمانوں کے احسانوں کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ آپ نے بھی اپنی جماعت میں ایسے وجودوں کے پیدا ہونے کی خبر دی ہے جو علم و فضل میں کمال حاصل کریں گے اور ایک انقلاب برپا کر دکھائیں گے اور پھر آخر میں فرمایا آج ہم سرزمین سپین میں اس مسجد کے افتتاح کی شکل میں جو کچھ دیکھ رہے ہیں اس سے یہ سوال ابھر کر سامنے آتا ہے اور اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ مستقبل میں اسلام ایک دفعہ پھر کیا کردار ادا کرنے والا ہے۔ مکرم ڈاکٹر عطا الٰہی منصور نے جنہیں سپینش زبان پر بڑا عبور حاصل ہے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی تقاریر کا ساتھ کے ساتھ سپینش زبان میں ترجمہ سنایا تاکہ تقریب میں موجود ہزاروں سپینش باشندے احمدیت کے ان دو عظیم سپوتوں کی باتوں سے مستفیض ہو سکیں۔

حضور ایدہ اللہ کا معرکہ آرا خطاب

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین کو انگریزی میں ایک خطاب سے نوازا حضور کے اس خطاب کا سپینش ترجمہ بڑے سائز کے نہایت خوبصورت پمفلٹ کی شکل میں طبع کرا کر جملہ سپینش سامعین میں پہلے ہی تقسیم کر دیا گیا تھا۔

ایک دلچسپ تقریب

خطاب شروع کرنے سے پہلے ایک بہت دلچسپ اور پیاری تقریب عمل میں آئی وہ اس امر سے متعلق تھی کہ حضور کی دو نو عمر بچیاں عزیزہ یاسمین سلمہا اور عزیزہ عطیۃ المجیب سلمہا اپنی دو ہم عمر سپینش احمدی بچیوں کی بہنیں بنی ہیں۔ عزیزہ یاسمین رحمٰن سلمہا نے اسٹیج پر آ کر اپنی منہ بولی بہن مریا دیز اسکوبار ریکو بنت برادرم مکرم عبد الرحمٰن کلیمنٹے اس کو بار سے ہاتھ ملا کر اسے تحفہ دیا۔ اسی طرح عزیزہ عطیۃ المجیب سلمہا نے اپنی منہ بولی بہن سے ہاتھ ملایا اور اسے تحفہ پیش کیا۔ فوٹوگرافروں نے اس تقریب کے فوٹو اتارے اور سپینش مہمانوں نے بھی اس پر بہت خوشی کا اظہار کیا۔

ایک اہم اعلان

اس دلچسپ تقریر کے بعد حضور نے یہ اعلان فرمایا کہ پیدروآباد کے میئر (جناب مینیل سارگیا) کی اجازت سے آج ہم پیدروآباد اور ربوہ کو دو سسٹر سٹیز (SISTER CITIES) جڑواں شہر قرار دیتے ہیں۔ اس اعلان کا ہونا تھا کہ فضا نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر نیز ربوہ زندہ آباد پیدروآباد زندہ آباد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ ہزاروں سپینش باشندوں نے اپنی زبان میں "ویوا ربوہ - ویوا پیدروآباد" کے پُر جوش نعرے لگائے جس کے معنی ہیں: "ربوہ زندہ آباد۔ پیدروآباد زندہ آباد" انہوں نے اپنے طریق کے مطابق پُر زور تالیاں بھی بجائیں۔ حضور نے اس موقعہ کے پیدروآباد کے میئر صاحب کو تحفہ کے طور پر بڑے سائز کے فریم کئے ہوئے دو نہایت خوبصورت طغرے بھی دئے ایک پر بہت جلی اور خوبصورت حروف میں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ لکھا ہوا تھا اور دوسرے پر دعائیں مسجد بشارت پیدروآباد کی تصویر نقش کی ہوئی تھی۔ میئر موصوف نے یہ دونوں تحفے شکریہ کے ساتھ قبول کئے اور فضا دیر تک سپینش باشندوں کے نعروں اور ان کی تالیوں سے گونجتی رہی۔

خطاب کا آغاز

اس کے بعد حضور نے مسجد بشارت کے افتتاح کے سلسلہ میں حاضرین کو اپنے گرانقدر خطاب سے نوازا حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج میں اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمٰن اور رحیم ہے اس مسجد کا افتتاح کرتا ہوں اس کی حمد سے میرا دل لبریز ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے جو رحمٰن ہے جو رحیم ہے جو زمین و آسمان کا اور ہر اس شئی کا جو ان کے درمیان ہے مالک ہے اور ہر عارضی ملکیت بھی بہر حال اسی کی طرف لوٹائی جائے گی اور نہ کوئی عارضی مالک رہے گا اور نہ کوئی مستقل مگر وہی جو ایک واحد و یگانہ ہے کوئی اس کا شریک نہیں خالصتہً اس کی عبادت کی خاطر آج ہم اس مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں اور اسی سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں عبادت کا حق ادا کرنے کی توفیق بخشے کیونکہ اس کی ہدایت اور اس کی مدد کے بغیر کوئی نہیں جو اس کی سچی عبادت کی توفیق پا سکے پس ہماری روحیں آج اسی کے حضور سجود ہیں اور اسی کو پکارتی ہوئی اس کے آستانہ الوہیت پر گرتے ہوئے یہ التجا کرتی ہیں کہ اے وہ جو تمام ہدایت کا سرچشمہ ہے ہمیں اپنے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے اور سیدھے راستہ پر قائم رکھ یہاں تک کہ ہم اس انجام کو پہنچیں جو راستبازوں کا انجام ہے یعنی اس سیدھی راہ پر چلنے والوں کا انجام جن پر تو نے انعام فرمایا اور جو تیرے حضور آخر تک راستباز ٹھہرے۔

اے ازلی و ابدی خدا! جو ہر نور کا منبع اور ہر ہدایت کا سرچشمہ ہے ہمیں ان بدنصیبوں کے انجام سے بچا جو ایک بار تیری سیدھی راہ پر چلنے کے باوجود اس راہ کے تقاضوں کو پورا نہ کر سکے اور تیرے انعام کی بجائے تیرے غضب کے مورد ٹھہرے اور ان گم کردہ راہوں کے انجام سے بھی بچا جو چند قدم تیری راہ پر چلنے کے بعد اس راہ کو چھوڑ بیٹھے اور تیری ہدایت کے نور سے عاری ہو کر شیطان کے ظلمانی راستوں پر بھٹک گئے

مسجد کے ساتھ وابستہ قدریں اور اسکے آداب

آج اس مسجد کے افتتاح کے دن ہمارے دل حمد و ثنا سے لبریز ہیں اور اسی کا ذکر ہماری زبانوں پر جاری ہے اور اسی کی یاد ہمارے جسم و جان کے ہر ذرہ میں رچ بس گئی ہے اور ہمارے وجود مجسم دعا بن چکے ہیں کہ اے خدا ہمیں ان تمام ذمہ داریوں کی ادائیگی کی توفیق بخش اور ان اعلیٰ اقدار کی حفاظت کی طاقت بخش جو ہر اس مسجد کے ساتھ وابستہ ہیں جو خالصتہً تیرے نام پر تیری ہی عبادت کے لئے تعمیر کی جاتی ہے

وہ اعلیٰ اقدار کیا ہیں؟ یہی کہ تیرے گھر کے دروازے تیری تمام مخلوق پر ہمیشہ وا رہیں گے اور بلا تمیز رنگ و نسل تمام وہ لوگ جو تجھے واحد و یگانہ جانتے ہوئے تیری چوکھٹ پر جھکنے کے لئے آتے ہیں تیرے گھر تک رسائی پائیں اور کوئی نہیں جو انہیں اس میں داخل ہونے اور اس میں عبادت سے روک سکے۔ ہاں وہ فتنہ پرداز اور شریر لوگ جو عبادت کی بجائے فساد کی نیت سے تیرے پاک گھر میں داخل ہونے کی کوشش کریں ہم ان کا معاملہ تجھ ہی پر چھوڑتے ہیں اور تجھ سے التجا کرتے ہیں اور تجھی پر توکل کرتے ہیں کہ ان کے ناپاک قدم تیرے پاک گھر کو گندا کرنے کی توفیق نہ پائیں اے خدا ہمیں توفیق بخش کہ اس عظیم پیغام کو ہمیشہ یاد رکھیں جو ہر اس مسجد کے ساتھ وابستہ ہے جو خالصتہً تیرے ہی ذکر کو بلند کرنے کے لئے بنائی جاتی ہے۔

وہ پیغام کیا ہے؟ وہ صلح اور امن کا پیغام ہے۔ انسان اور انسان کے درمیان عدل اور مساوات اور اخوت اور محبت کا پیغام یہ ہے کہ جس طرح آسمان پر تمہارا خدا ایک ہے۔ اے ایک خدا کے پرستار و! تم بھی زمین پر ایک ہو جاؤ اور ہر نفرت اور ہر بغض اور ہر کینہ کو اپنے دل سے نکال دو اور ہر اس بات کو ترک کر دو جو خدائے واحد و یگانہ کے بندوں کے درمیان تفریق کرتی ہے۔ اور انسان کو انسان سے جدا کرنے والی بات ہے۔ یہ مسجد پانچ وقت بلند اذانوں کے ذریعے ہمیں اس حقیقت کی یاد دلاتی ہے کہ تمہارا ایک خدا ہے اور تم سب اسی ایک خدا کے بندے ہو ہر بڑائی اسی کے لئے ہے اور وہی ایک ذات ہے جو تم سب کی عبادت کے لائق ہے پس اگر تم چاہتے ہو کہ تم بھی ایک ہو جاؤ تو اے آدم کے بیٹو اور بیٹیو! تم اس واحد و یگانہ خدا سے اپنا تعلق جوڑو جو تم سب میں مشترک ہے اور تم سب کا ایک ہی خدا ہے۔

آنحضرتؐ کا جلیل القدر خطبہ

ہر مسجد جو خدائے بزرگ و برتر کی تسبیح و تحمید اور اس کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے ہمیں اس عظیم خطبہ کی یاد دلاتی ہے جو خدا کے بندے اور اس کے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے وصال سے قبل آخری حج کے موقعہ پر دیا یہ وہی تاریخی خطبہ ہے جو ہمیں توحید کے فلسفہ سے آگاہ کرتا ہے اور خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے تقاضے خوب کھول کھول کر بیان کرتا ہے یہ وہ خطبہ ہے جو ہمیں بتاتا ہے کہ خالق کی عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا جب تک اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا نہ کئے جائیں یہ وہ خطبہ ہے جو تمام وہ حقوق گنواتا ہے جو اس کے ہر ایک بندے کے اس کے دوسرے بندوں پر ہیں اور ہمیں سمجھاتا ہے کہ اگر تم مخلوق کے حقوق ادا نہیں کرو گے تو صرف مخلوق ہی سے نہیں بلکہ خالق سے بھی کاٹے جاؤ گے یہ وہ زندہ جاوید خطبہ ہے جو وقت کی دستبرد سے آزاد ہے اور چودہ سو برس گزرنے کے بعد آج بھی اسی طرح تازہ اور شاداب اور زندہ و تابندہ ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر موجود سوا لاکھ پرستارانِ توحید کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

اَیُّھَا النَّاسُ اَلَا اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاکُمْ وَاحِدٌ اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی اَعْجَمِیٍّ وَلَا لِاَعْجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ۔ وَلَا لِاَحْمَرَ

عَلٰی اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا اِنَّ کُلَّ دَمٍ وَمَالٍ وَمَا ثِرَةٍ کَانَتْ فِی الْجَاھِلِیَّةِ تَحْتَ قَدَمِیْ ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ - اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اِلَّا لَا تَظْلِمُوْا - اِلَّا لَا تَظْلِمُوْا دِمَاءُ الْجَاھِلِیَّةِ مَوْضُوْعَةٌ - اَلَا اِنَّ کُلَّ رِبًا فِی الْجَاھِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَاءِ اِنَّ لَکُمْ عَلٰی نِسَاءِکُمْ حَقًّا وَلَهُنَّ عَلَیْکُمْ حَقًّا - اَرِقَّائَکُمْ اَرِقَّائَکُمْ اَطْعِمُوْھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ وَاکْسُوْھُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ اِنَّ دِمَاءَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ اِلٰی اَنْ تَلْقَوْا رَبَّکُمْ -

یعنی اے انسانو! سن لو کہ تم سب کا خدا ایک خدا ہے اور تم سب کا جدِ امجد بھی ایک ہی تھا ہے - کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں اور نہ ہی عجمی کو عربی پر برتری حاصل ہے نہ ہی سفید کو سیاہ پر کوئی فضیلت حاصل ہے اور نہ ہی سیاہ کو سفید پر - سُن لو کہ انسانی جان کی بے حرمتی یا مال کی بے حرمتی یا ایک انسان کا دوسرے پر ترجیحی سلوک جاہلیت میں قائم تھا - میں آج قیامت کے دن تک کے لئے اپنے پاؤں کے نیچے مسلتا ہوں - خبردار! کوئی حق تلفی نہ کرو، کوئی حق تلفی نہ کرو، کوئی حق تلفی نہ کرو جاہلیت کے زمانہ کے خون در خون کے انتقام کا سلسلہ موقوف کیا جاتا ہے - جاہلیت کے تمام سُود (جو حقوقِ انسانی کے استحصال کا ذریعہ تھے) موقوف کئے جاتے ہیں عورتوں کے حقوق کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس طرح تمہارے حقوق عورتوں پر ہیں بالکل اسی طرح عورتوں کے حقوق تم پر ہیں - قیدیوں کا خیال رکھو، قیدیوں کا خیال رکھو، قیدیوں کا خیال رکھو جو خود کھاتے ہو وہی ان کو کھلاؤ اور جیسا لباس خود پہنتے ہو ویسا ہی ان کو پہناؤ اور یاد رکھو کہ تمہاری جان اور تمہارے مال اور تمہاری عزت کی حرمت تم پر واجب کر دی گئی ہے اُس روز تک کہ تم اپنے رب سے ملو۔

آپؐ کے ابدی پیغام کی حفاظت کا آسمانی انتظام

یہ وہی پیغام ہے جس کی حفاظت کے لئے اور جس کی رُوح کو از سرِ نو زندہ کرنے کے لئے غلامانِ محمدؐ میں سے خدا تعالیٰ نے ایک عظیم غلام کو اس زمانہ کا امام بنا کر بھیجا تاکہ وہی نیک باتیں ہمیں یاد کروائے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ہیں اور اپنے پاک نمونہ سے ویسی ہی ایک جماعت پیدا کرے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت تھی اور از سرِ نو پاک اسلامی تعلیم کو پاک انسانی اعمال کے سانچے میں ڈھال دے میری مراد اُس عظیم غلام سے مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی کے سر پر مہدی اور مثیلِ مسیح بنا کر مبعوث فرمایا اور جو اُمتِ محمدیہ کے لئے حیاتِ نو لے کر آیا اور کل عالم کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے اس نے ایک عظیم مہم کا آغاز فرمایا اور اس جماعت کی بنیاد ڈالی جو اسلام اور بنی نوعِ انسان کی خدمت کے لئے بنائی گئی ہے اور جس کا نام جماعتِ احمدیہ ہے - آپؑ نے اس دَور کے انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا -

"وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ ربّ العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا ربّ ہے اور تمام مکانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور رُوحانی طاقت اُسی سے ہے اور اُسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے - خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے .... پس جبکہ ہمارے خدا کے یہ اخلاق ہیں تو ہمیں مناسب ہے کہ ہم بھی انہیں اخلاق کی پیروی کریں"

(پیغامِ صلح)

پھر فرمایا :-

"اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور اُن پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو" (کشتی نوح)

اپنی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے آپ نے یہ وضاحت کی کہ :-

"میں اخلاقی و اعتقادی و ایمانی کمزوریوں اور غلطیوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا گیا ہوں اور میرا قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہے انہی معنوں میں میں مسیح موعود کہلاتا ہوں کیونکہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ محض فوق العادت نشانوں اور پاک تعلیم کے ذریعہ سے سچائی کو دنیا میں پھیلاؤں - میں اس بات کا مخالف ہوں کہ دین کے لئے تلوار اٹھائی جائے اور مذہب کے لئے خدا کے بندوں کے خون کئے جائیں - اور میں مامور ہوں کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے ان تمام غلطیوں کو مسلمانوں سے دُور کر دوں اور پاک اخلاق اور بُردباری اور حلم اور انصاف اور راستبازی کی راہوں کی طرف اُن کو بُلاؤں - میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے - میں بنی نوعِ انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔"

(اربعین)

اپنی جماعت کو تاکیدی نصیحت کرتے ہوئے آپ نے ہدایت کی کہ :-

"میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابنِ مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوعِ انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے - کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے - سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو تم سوچو کہ مذہب سے کیا حاصل ہے کیا یہی کہ ہر دم مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہو گی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں - خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوعِ انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اُس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو۔"

(اسلام و جہاد)

غرض اسلام کے اس محبت بھرے پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر انسان خواہ کسی رنگ و نسل و ملک سے تعلق رکھتا ہو کوئی زبان بولتا ہو ایک ہی خدا کی تخلیق ہے وہ ہمارا خدا جس کو ہم اللّٰہ کے نام سے پکارتے ہیں ہر انسان کا خدا ہے - وہ سب قوموں اور ملکوں پر مہربان ہے سب انسان اُس کی نظر میں برابر اور بھائی بھائی کی حیثیت رکھتے ہیں وہ بہت ہی رحم کرنے والا ہے - بہت ہی شفقت کرنے والا اور بہت ہی درگزر کا مالک خدا ہے جو اس کی طرف جھکتا ہے اور اُس سے مانگتا ہے وہ اللہ اُس پر بہت فضل کرتا ہے بہت رحم کرتا ہے - آج انسانیت ایک خطرناک اور خوفناک تباہی کے کنارہ پر کھڑی ہے جس سے بچنے کی تمام انسانی کوششیں بظاہر ناکام نظر آتی ہیں - مگر ایک دروازہ اس تباہی سے بچنے کا آج بھی کھلا ہوا ہے اور وہ یہ کہ انسان اپنے خالق و مالک اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور اس کے پیغام کو قبول کر کے اس کے رحم کا مورد بنے آج ہم یہاں اسی لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ خدائے واحد و برتر سے دُعا مانگتے ہوئے اور اسی سے مدد طلب کرتے ہوئے اُس کے اس گھر کو دُعاؤں اور مناجات سے آباد کریں -

اس گھر کے دروازے ہر اس شخص کے لئے کھلے ہوں گے جو خدائے واحد و برتر کو مان کر اس کے حضور جھکے اور اس کی عبادت کرے - ہم دُعا کرتے ہیں کہ وہ اس مسجد کو تمام سپین اور یورپ بلکہ تمام دُنیا کے لئے رحمت اور تسکین کا ذریعہ بنائے اور جماعت احمدیہ کی اس خدمت کو اپنے فضل سے قبول فرمائے آمین

تعاون پر اظہارِ تشکر

میں اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس کی تعمیر کے منصوبہ میں کسی نہ کسی رنگ میں کام کیا ہے بالخصوص اس شہر کی انتظامیہ اور سپین کے تمام اربابِ اقتدار کا خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اختلافِ مذہب کے باوجود زمین کے حصول اور تعمیر مسجد کی اجازت کے سلسلہ میں ہمارے لئے سہولت میسر کر کے بین المذاہب تعاون اور ہمدردی کا ایک وسیع دروازہ کھولا

MAY ALLAH BLESS THEM ALL

لیکن یہ ذکر کرتے ہوئے سب سے نمایاں نام جو ذہن میں اُبھرتے ہیں جن کے لئے شکریہ کے ساتھ پُر خلوص دُعا دل سے اُٹھتی ہے وہ اس عمارت کے آرکیٹیکٹ مسٹر S.R. JOSE LUIS LOPEZ DERIDO ہیں جنہوں نے محض فنی تعلق پر انحصار نہیں کیا بلکہ قلبی تعلق کے ساتھ اس مسجد کی تعمیر اور تحسین میں نمایاں حصہ لیا - اسی طرح بجلی کا سامان بنانے والی سپین کی مشہور فرم S.R ANTONIO CARBONEL OF GENERATORS SEVILLA S.A

اور اس کے لئے بالخصوص بے حد پُر خلوص شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنے اعلیٰ خلق اور وسعتِ قلبی کا اظہار اس طرح کیا کہ بجلی کا بیش قیمت سامان مسجد کے لئے پیش کر دیا اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اپنی بہترین جزا سے نوازے اور ان سب کو بھی جنہوں نے کسی بھی رنگ میں مسجد کی خدمت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ذکرِ خیر

لیکن پیشتر اس کے کہ میں اس مضمون کو آگے بڑھاؤں میں یہ بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جہاں میرا دل اس مقدس خوشی کی تقریب کے موقع پر خوشی اور حمد کے جذبات سے لبریز ہے وہاں ایک درد کی کسک بھی پاتا ہے جو ایک پیاری یاد کے نتیجہ میں اٹھ رہی ہے وہ یاد تنہا میری ہی ملکیت نہیں بلکہ دنیا کے کونے کونے میں بکھرا احمدی اس یاد میں میرے شریک ہیں اور میرے ساتھ یہ درد بانٹنے والے ہیں۔ صرف احمدی ہی نہیں خود اس علاقہ کے تمام خوش نصیب وہ باشندے جنہوں نے اس مسجد کے سنگِ بنیاد کی تقریب کا مشاہدہ کیا اور ہمارے سابق محبوب امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعارف ہوئے وہ سب بھی بلا شبہ اس میٹھی یاد اور اس سے پیدا ہونے والے درد میں ہمارے شریک ہیں۔ لیکن وہ مقدس آسمانی آقا جس کے نام کی عظمت اور تقدیس کی خاطر یہ مسجد بنائی جا رہی ہے وہ ہمیں ہر دوسرے وجود سے زیادہ پیارا ہے۔ ہر چند کہ جانے والے سے ہمیں محبت تھی لیکن بلانے والا اس سے بھی زیادہ پیارا ہے پس ہمارے دل اس کی رضا پر راضی اور اسی کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔ وہ ہر دوسرے وجود سے زیادہ ہمیں عزیز ہے اور ہر دوسرے وجود سے زیادہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے وہ رحمت اور شفقت اور پیار کا ایک ناپیدا کنار سمندر ہے جس کا نہ ازل میں کوئی کنارہ ہے نہ ابد میں، کوئی آخری حد اپنی مخلوقات سے اس کی شفقت اور رحمت بے حد و حساب ہے۔ ہر مذہب جو رحمت کے اس ازلی سرچشمہ سے پھوٹتا ہے لازماً رحمت ہی کی تعلیم دیتا ہے اور بنی نوعِ انسان کے لئے سوائے پیار اور ہمدردی کے اور کچھ نہیں پیش کرتا۔

اس اٹل اصول کا برعکس بھی اسی طرح درست ہے یعنی کوئی مذہب اگر خدا کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کرے لیکن خدا ہی کے نام پر انسان انسان کے درمیان نفرت اور بغض و کینہ اور فتنہ و فساد کی تعلیم دے تو یقیناً وہ مذہب جھوٹا ہے کیونکہ محبت کے سینے سے نفرت کا چشمہ نہیں پھوٹ سکتا اور ماں کے سینے سے دودھ کی بجائے زہر تلخ کی دھاریں نہیں بہا کرتیں اسلام کی سچائی کا ثبوت بھی اس کی تعلیم میں مضمر ہے جو امن اور صلح اور محبت اور رحمت کی تعلیم ہے۔

سپین آنے کا مقصد

آخر ایک دفعہ پھر میں یہ بات واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم اہلِ سپین کے لئے نیک جذبات کے سوا کچھ اپنے دلوں میں نہیں پاتے اور ان کو اس خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلانے کے لئے آئے ہیں جس کی عبادت کے لئے کامل خلوص کے ساتھ آج ہم اس مسجد کے افتتاح کے لئے جمع ہوئے ہیں ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ دنیا کے تمام مصائب اور مسائل کا حل ایک اور صرف ایک ہے کہ وہ اپنے خالق اور اپنے مالک اور اپنے رب کی طرف لوٹ آئے تمام بنی نوعِ انسان کو محبت کے رشتوں میں باندھنے کا اس کے سوا اور کوئی ذریعہ نہیں جیسے ایک ماں اور ایک باپ کے بچے رحمت اور محبت کا ایک طبعی جذبہ اپنے دل میں موجزن پاتے ہیں ایک ہی خالق کی مخلوق ہونے کا یقین اور اپنے تعلقات کو اس یقین کے سانچے میں ڈھالنا ہی مشرق اور مغرب شمال اور جنوب میں بسنے والے انسانوں کو وہ محبت عطا کر سکتا ہے جس کو آج انسانیت ایک ایسے پیاسے کی طرح ترس رہی ہے جو پانی کے بغیر تپتے ہوئے صحرا میں ایڑیاں رگڑ رہا ہو۔

پس اس خدا کی قسم کھا کر میں اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں جس کے قبضے میں ہماری جانیں ہیں اور جو دلوں کے حال سے خوب واقف ہے کہ ہم اہلِ سپین کے لئے خدائے واحد و یگانہ اور بنی نوعِ انسان کی محبت کے سوا اور کوئی پیغام نہیں لائے۔

محبت اور خلوص کے ذریعے دلوں کی تسخیر

دنیا میں بعض ایسی قومیں بھی ہوں گی جو محبت کے سوا بھی فتح کی جا سکتی ہوں اور فتح کی جاتی ہیں لیکن اہلِ سپین ان قوموں میں سے نہیں اہلِ سپین کے متعلق تاریخ کا مطالعہ مجھے بتاتا ہے کہ اس قوم کو محبت کے سوا کسی اور ہتھیار، کسی اور کوشش، کسی اور ذریعہ سے فتح نہیں کیا جا سکتا۔ اہلِ بصیرت تاریخ دانوں نے نپولین کی آخری شکست کے اسباب کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نپولین کی ناکامی کا سب سے بنیادی اور سب سے اہم اور سب سے زیادہ تباہ کن امر یہ تھا کہ وہ اہلِ سپین کے مزاج کو سمجھنے میں ناکام رہا اور تلوار سے اس قوم کو رام کرنے اور بیرونی حکومت کے قیام کی کوشش کی جس کی سرشت میں ہی تلوار سے رام ہونا نہیں لکھا تھا۔ پس نپولین نے نہ تو روس کی یخ بستہ لق و دق برفانی وسعتوں میں شکست کھائی نہ واٹرلو کے میدان میں اس کی تقدیر کا فیصلہ ہوا۔ اس کی تقدیر کا فیصلہ تو سپین کے میدانوں اور سپین کے ٹیلوں اور سپین کے پہاڑوں پر ہوا اور اسی روز اس کے مقدر میں شکست لکھی جا چکی تھی جب اس نے اہلِ سپین کے دل تلوار کی قوت سے جیتنے کی کوشش کی۔

میں اپنے رب کی عطا کردہ بصیرت سے اور اسی کی راہنمائی کے نتیجہ میں اس یقین پر قائم ہوں کہ اہلِ سپین کی فتح محبت اور عشق اور مودت کے ہتھیاروں سے مقدر ہو چکی ہے اور کوئی اس تقدیر کو بدل نہیں سکتا لیکن ساتھ ہی اہلِ سپین کو میں یہ تسلی بھی دیتا ہوں کہ محبت کی فتح تو ایک دو دھاری تلوار کی فتح ہوا کرتی ہے جو ایک ہی وار میں مفتوح کی طرح فاتح کے دل پر چلتی ہے اور فاتح اور مفتوح کے درمیان کوئی فرق نہیں رہنے دیتی دونوں کو یکساں ایک دوسرے کی محبت میں تڑپتا چھوڑ جاتی ہے اور عاشق اور معشوق، فاتح اور مفتوح کے فرق کو مٹا دیتی ہے۔ نہیں نہیں بلکہ یہ ایک عجیب دنیا ہے جہاں فاتح مفتوح بن جاتا ہے اور مفتوح فاتح۔ دیکھو جب عاشق اپنے محبوب پر فتح پاتا ہے تو اس سے اس کے مظالم کا انتقام نہیں لیا کرتا بلکہ اور بھی اس کے حضور گرتا ہے اور زاری کرتا ہے کہ عذر پیش کر کے مجھے دکھ نہ دو کہ تمہارے ہاتھوں جو بھی زخم لگا وہ زخم نہیں تھا علاج تھا۔

اب میں اس خطاب کو بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام) کے کلام پر ختم کرتا ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کو ہلاکت سے بچانے کیلئے امام بنایا ہے آپؑ فرماتے ہیں ؎

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کردی
تا نہ دیوانہ شدم ہوش نہ آمد بسرم
اے جنوں گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی

(درثمین فارسی طبع دوم صفحہ ۲۸۷ تا ۲۸۸)

خدا کرے کہ ہمیں تمام بنی نوعِ انسان سے ایسی ہی محبت کرنے کی توفیق نصیب ہو اور بنی نوعِ انسان کو وہ دل عطا ہوں جو ایک دوسرے سے ایسی ہی محبت کرنے لگیں۔

حضور کے اس پُر اثر خطاب کا سپینش ترجمہ مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی صاحب منصور نے پڑھ کر سنایا۔

آخر میں احمدی نومسلم برادر عبد الرحمٰن کلیمنتے اسکوبار نے سپینش زبان میں سامعین کا شکریہ ادا کیا کہ وہ بڑے شوق سے تشریف لا کر افتتاحی تقریب میں شریک ہوئے جونہی جناب عبد الرحمٰن کلیمنتے نے شکریہ کے الفاظ ختم کئے ہزاروں سپینش باشندوں نے پُر زور تالیاں بجا کر اپنی خوشی کا اظہار کیا فوراً ہی مبلغ سپین مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اس پر احمدی احباب نے اللہ اکبر کے اس جوش سے نعرے لگائے کہ فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی انہوں نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد بھی کرایا پھر انہوں نے ہسپانوی زبان میں اسلام زندہ آباد، محمد رسول اللہ زندہ آباد، پیدرو آباد زندہ آباد، ربوہ زندہ آباد، ہسپانیہ زندہ آباد، پاکستان زندہ آباد کے نعرے بھی لگوائے ان نعروں میں سپینش باشندوں نے بھی حصہ لیا اور فضا دیر تک ان نعروں سے گونجتی رہی اور ان نعروں کی گونج میں ہی دورِ حاضر میں سپین میں اس پہلی مسجد کی پُر مسرت، پُر جوش اور ولولہ انگیز افتتاحی تقریب نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ سوا نو بجے رات اختتام پذیر ہوئی جس کے بعد حضور نے مسجد بشارت میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا درخشندہ ثبوت

جہاں مسجد بشارت اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایک درخشندہ نشان کی حیثیت رکھتی ہے وہاں اس کی یہ روح پرور اور ولولہ انگیز افتتاحی تقریب بھی اپنی ذات میں تائید و نصرتِ الٰہی کے ایک درخشندہ نشان کی حامل تھی۔ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے قرب و جوار کی دیہی بستیوں اور شہروں میں رہنے والے سپینش لوگوں میں اپنے تصرفِ خاص کے ماتحت ایسا شوق پیدا کیا کہ وہ ہزاروں کی تعداد میں افتتاحی تقریب میں شرکت کے لئے کھنچے چلے آئے اور پھر انہوں نے اس رنگ میں اس میں شرکت کی کہ گویا یہ ان کی اپنی تقریب ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کی غیر معمولی نصرت کے نتیجہ میں ہوا اسی سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ انشاء اللہ العزیز سپین میں غلبۂ اسلام کی راہ جلد ہموار ہو گی اور یہ سرزمین وہاں کے باشندوں کے قبولِ اسلام کی شکل میں اسلام کو حسبِ وعدہ الٰہی واپس مل کر رہے گی۔ اے خدا! ایسا ہی کر اور جلد وہ دن لا کہ سپین میں ہر طرف اسلام ہی اسلام ہو اور یہ سرزمین ایک بار پھر پہلے سے کہیں بڑھ کر حقیقی معنوں میں توحید کا گہوارہ بن جائے۔ آمین ثم آمین۔

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

محترم الحاج سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی مرحوم

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

الحاج سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ مرحوم رانچی کے نہایت متشرع، مخیر، متدین اور رؤسا شہر میں سے ایک نہایت معزز جری اور مخلص احمدی تھے۔ اپنے پیشہ کے اعتبار سے روشن دماغ حیرتناک صلاحیتوں کے مالک، ملنسار، علم دوست اور مخلوقِ خدا کے سچے ہمدرد علاوہ بڑے حلیم واقع ہوئے تھے۔ حسین شکل متوازن پُروقار شخصیت اور گرجدار آواز بھی رکھتے تھے۔

متعدد سال مجھے رانچی اور بہار میں مبلغ اور انچارج مبلغ کے طور پر قیام کرکے مرحوم موصوف کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ سید صاحب موصوف بتایا کرتے تھے کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں دورانِ تعلیم آپ کو قبولِ احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی اس طرح کہ طلبہ میں سے ایک ملاقاتی نے بتایا کہ یہ جو آپ کے گہرے دوست اور آپ کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے ہیں قادیانی ہیں اور مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ فرمایا رات کو جب ہم کھانے پر بیٹھے تو میں نے دریافت کیا واقعی آپ قادیانی ہیں؟ اس دوست نے بتایا میں قادیانی تو نہیں البتہ احمدی ضرور ہوں۔ دوسرا سوال یہ تھا کہ آپ مرزا صاحب کو کیا مانتے ہیں؟ — مسیح موعود مہدی معہود مانتا ہوں۔ تیسرا سوال یہ تھا کہ کیا نبی بھی مانتے ہیں؟ کہ ہاں نبی بھی مانتا ہوں — پاس ہی ایک ڈنڈا پڑا تھا آپ نے ڈنڈا اُٹھایا اور اس احمدی کے سر پر دے مارا خون بہنے لگا۔ پرنسپل صاحب کے پاس شکایت ہوئی، سید صاحب کو کچھ جرمانہ ہوا۔ سید صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ میں نے سوچا کہ علمی طور پر احمدیوں کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ امرتسر مولوی ثناء اللہ صاحب کو چٹھی لکھی کہ احمدیوں کی مخالفت پر مشتمل کتب بذریعہ وی۔ پی بھجوائی جائیں کتابیں پہنچ گئیں مطالعہ شروع ہوا مگر دورانِ مطالعہ بڑی شدت کے ساتھ یہ احساس ہوا کہ یہ لوگ گالیاں کیوں لکھتے ہیں۔ مذہبی افہام و تفہیم میں تو سنجیدگی ہونی چاہیئے صوبہ بہار میں بھی احمدیت کی مخالفت کا ایک بڑا مرکز تھا۔ خانقاہ رحمانی مونگھیر وہاں سے بھی کتب منگوائیں مگر یہی گالی گلوچ اور جگہ جگہ گالیوں کی بوچھاڑ اس میں بھی پائی دل برداشتہ ہو کر قادیان میں چٹھی لکھی وہاں سے مفت کتابوں کا ایک بنڈل پہنچ گیا۔ اس میں "تحفۃ الملوک" نامی کتاب بھی تھی جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی معرکۃ آراء تصنیف ہے اور نظام حیدرآباد دکن کو مخاطب کرکے لکھی گئی تھی۔ سید صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ حضور کی یہ تصنیف میں نے نصف ہی پڑھی تھی کہ روح بول پڑی کہ احمدیت ایک بہت بڑی صداقت ہے اور یہ پودا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا ہے اور بلا تاخیر فوراً بیعت کر لی۔

پارٹیشن کے بعد آپ ڈی۔آئی۔آر کے تحت ماخوذ ہوئے کچھ عرصہ جیل میں گزارا وہاں اپنے ساتھ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی معرکۃ آراء تفسیر کبیر کی اکثر جلدیں ساتھ لے گئے اور بغور پڑھ ڈالیں اور احمدیت میں بہت پختہ ہو گئے جیل میں ہی ایک خواب دیکھا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زیارت ہوئی حضور نے پیٹھ پر تھپکی دی اور فرمایا تمہارا امتحان ہو رہا ہے۔ گھبراؤ نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سے بہت کام لے گا۔ جیل سے رہائی ہوئی پکے احمدی بن کر جیل سے نکلے چندہ جات میں معتدبہ اضافہ کر دیا خاکسار ۵۹ء سے لے کر ۶۲ء تک مستقل رانچی میں مقیم رہا۔ چار پانچ سو روپے ماہانہ چندہ ادا کیا کرتے تھے چندہ ہر ماہ میں ہی بھجوایا کرتے تھے کبھی چندہ طلب کرنے کی نوبت نہ آئی خود بخود ہر ماہ پہلے ہفتہ میں کسی روز مجھے فرماتے کہ چندہ اندر سے منگوا کر مرکز میں بھجوا دیا جائے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ میں چندہ اس طرح دیتا ہوں کہ سب سے پہلے چندہ دیتا ہوں پھر جو آمد ہوتی ہے گھر کے اخراجات ادا کرتا ہوں اس کے بعد آمد ہو تو اگلے مہینہ کا چندہ بھی اسی ماہ میں گھر میں جمع کروا دیتا ہوں جب تک خاکسار کے بیوی بچے رانچی میں نہیں پہنچے تھے غالباً دو سال تک لگاتار میرے قیام و طعام کا بھی انتظام سید صاحب کی کوٹھی پر رہا۔

آپ کثیر العیال واقع ہوئے تھے تین بیویوں کی اولاد گیارہ لڑکے سات لڑکیاں علاوہ ازیں مہمان بھی کافی آتے تھے کچھ قریبی رشتہ دار ملازم وغیرہ ملا کر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوٹھی میں کوئی بڑی برات ٹھہری ہوئی ہے بڑی چہل پہل ہوتی تھی مبلغ کا بڑا احترام فرمایا کرتے تھے۔ مبلغ گھر کے افراد کی طرح ہوتا اور مبلغ سلسلہ کو "مولانا" کے لقب سے نوازا کرتے تھے رات کا کھانا مہمانوں کے ساتھ مل کر گول میز پر تناول فرمایا کرتے تھے۔ مجھے کہہ رکھا تھا رانچی میں کوئی بھی احمدی آئے وہ صرف ہمارے ہاں قیام کرے اگر کسی اور جگہ ٹھہرا تو یہ بڑی نامناسب بات ہوگی چنانچہ خاکسار اس بات کا خیال رکھتا تھا۔ علاوہ ازیں ہر ہفتہ غالباً جمعہ کے روز شہر کے بہت سے غرباء کو کھانا بھی کھلایا کرتے تھے۔ میں نے دورانِ قیام رانچی دیکھا کہ جو بھی ضرورتمند آپ کے پاس پہنچا کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹا۔ شہر کے لوگ آپ کے اس وصف کو جانتے تھے اور مصیبت زدگان کو اسی دروازہ پر بھجواتے رہتے تھے بسا اوقات نیم پاگل بھی وہاں ٹھہر جاتے تھے اس سلسلہ میں مذہب یا فرقہ کا کوئی امتیاز نہ ہوتا تھا سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک ہوتا تھا۔ اکثر ایسے لوگ اس دروازہ پر آتے تھے جن کو کہیں ملازمت نہیں ملتی تھی مگر سید صاحب مرحوم سب کو فرماتے کہ ہاں ٹھہر جاؤ نوکری ملے گی سب کے لئے کھانے کا انتظام ہو جاتا اور قیام کا بھی ان میں سے جو اسٹینو یا منشی کے کام کے لائق ہوتے انہیں اپنے پاس ملازم رکھ لیتے جو اس قابل نہ ہوتے تو اپنے ہفتہ وار اخبار انگریزی The sentinal میں رکھ لیتے جس کے ساتھ پریس بھی ہے جس کا ایڈیٹر آپ کا کوئی بیٹا ہوتا جو نیا فارغ التحصیل ہوتا تقریباً سب بچوں کی ٹریننگ کا آغاز اسی اخبار سے کرواتے اگر امیدوار ملازمت وہاں بھی فٹ نہ ہوتا تو آٹھ نو میل کے فاصلہ پر آپ کا ایک بنگلہ تھا اور باغ بھی وہاں ہے۔ وہاں بھجوا دیتے اگر وہاں کی محنت کے قابل بھی نہ ہوتا تو فرماتے کہ قیام و طعام کا انتظام تو ہے ہی لہٰذا روزانہ ایک دو روپیہ رکشا خرچ کا لے لیا کرو اور شہر میں ملازمت تلاش کرتے رہو جب ملازمت مل جائے تو اپنا انتظام کر لینا۔

مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ نمازِ تہجد کے بھی پابند تھے۔ فرض نمازیں اکثر مبلغ کی اقتداء اور مبلغ کے کمرہ میں ہی ادا کرتے۔ جمعہ کی نماز کے بھی سختی سے پابند تھے روزانہ تلاوتِ قرآن کریم اور قرآن کریم پر ایمان افروز تدبر اور حسب موقعہ قرآن مجید پر نشان بھی لگایا کرتے تھے۔ درود شریف کثرت سے پڑھتے کیس لڑنے کے لئے اکثر دُور دُور جاتے۔ اکثر شام تک واپس تشریف لے آتے۔ مگر اس دوران قرآن کریم اور جائے نماز کار پر ضرور رکھا جاتا بعض اوقات آبادی سے باہر نماز کا وقت آجاتا تو وہیں کار کھڑی کرکے نماز ادا کرتے الفضل کا باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کرتے زیادہ تر حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات اور جناب روشن دین تنویر صاحب مرحوم کا ایڈیٹوریل ضرور مطالعہ کرتے اور نشان لگا کر مطالعہ کے عادی تھے۔

اکثر فرمایا کرتے کہ قادیان میں سلسلہ کی جائیدادوں کے سلسلہ میں جب مقدمات لڑنے کا سوال پیدا ہوا اور حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے حضور احمدی وکلاء کے نام پیش ہوئے تو حضور نے آپ کو ہی منتخب فرمایا۔ سلسلہ کے متعدد اور اہم مقدمات آپ نے بغیر محنتانہ وصول کئے لڑے اور کامیابی حاصل کی۔

جناب شیخ محمد عبد اللہ صاحب مرحوم سابق وزیرِ اعلیٰ جموں و کشمیر کا کیس لڑنے کا جب سوال پیدا ہوا تو بڑے بڑے نامور قانون دان اور وکلاء میں احمدی ہونے کے باوجود شیخ صاحب نے سید صاحب مرحوم کو ہی منتخب کیا یہ ایک معرکۃ الآراء مقدمہ تھا جس کی کارروائی کی تفصیلات اخبارات میں شائع ہوتی رہتی تھیں دورانِ کیس وکیل اور مؤکل میں اختلاف بھی ہو گیا جو اخبارات میں شائع ہوا بالآخر سید صاحب کی رائے مقدم ہوئی اور کیس پھر لڑنا شروع کر دیا اپنے پیشہ کے اعتبار سے آپ حیرتناک طور پر ذہین و ماہر واقع ہوئے تھے بہت سے واقعات میں قلم انداز کرتا ہوں بخوفِ طوالت۔

سید صاحب مرحوم بڑے جفاکش محنتی بڑی مصروف زندگی گزارنے والے اور

(باقی صلا پر)

پنجابی زبان کے گمنام احمدی شعراء

از سردار گوپال سنگھ صاحب چاہل گورداس ننگل (پنجاب)

جناب سردار گوپال سنگھ صاحب چاہل "بدر" کے دیرینہ خریدار ہیں اور کافی عرصہ سے جماعت کے لٹریچر کا گہری دلچسپی سے مطالعہ کر رہے ہیں پنجابی چونکہ ان کی مادری زبان ہے اس لئے اپنے طبعی میلان کے پیشِ نظر موصوف نے زیرِ نظر مضمون میں پنجابی زبان کے دو احمدی شعراء کے مختصر حالاتِ زندگی قلمبند کرکے بغرضِ اشاعت ہمیں ارسال کئے ہیں ساتھ ہی آپ نے اپنی اس دلی خواہش کا بھی اظہار کیا ہے کہ جماعت کے علم دوست احباب پنجابی زبان کے دیگر تمام باکمال احمدی شعراء کے حالات بھی اسی رنگ میں تحریر کرکے بالالتزام "بدر" میں شائع کرائیں۔ تاکہ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کا یہ زریں باب انقلاباتِ زمانہ کی خُرد بُرد سے محفوظ ہو جائے — (ایڈیٹر)

حضرت منشی جھنڈے خاں صاحب رضی اللہ عنہ

آپ موضع بٹے ہالی نزد گورداسپور کے رہنے والے تھے آپ کے والد صاحب کا نام میراں بخش تھا بہشتی مقبرہ قادیان کے ریکارڈ کے مطابق آپ تقریباً ۵۰ سال کی عمر میں ۲۷ مارچ ۱۹۲۹ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور مدرسی کے ساتھ ساتھ برانچ پوسٹ ماسٹر کا کام بھی کرتے تھے آپ کی اولاد صرف ایک لڑکی تھی۔

آپ کی وفات کے بعد آپ کے جسدِ خاکی کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہونے سے متعلق محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی مرحوم لکھتے ہیں۔

"حضرت منشی صاحب کی ایک لڑکی کے سوا کوئی اولاد نہ تھی۔ منشی صاحب جن ایام میں فوت ہوئے احمدیت کی مخالفت زوروں پر تھی اور اس گاؤں میں منشی صاحب اور میاں احمد الدین صاحب درویش کے والد حکیم اللہ بخش صاحب کے سوا کوئی احمدی نہ تھا۔ چنانچہ منشی صاحب کے غیر احمدی رشتہ دار چاہتے تھے کہ ان کی نعش گاؤں کے قبرستان میں دفنا دی جائے لیکن چونکہ منشی صاحب موصوف موصی تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اس لئے میاں احمد الدین صاحب کے دل میں جوش اٹھا کہ جیسے بھی ہو نعش کو قادیان پہنچانا چاہیئے۔ ان کے والد حکیم اللہ بخش صاحب بھی اتفاق سے کہیں باہر گئے ہوئے تھے تاہم میاں احمد الدین صاحب نے ہمت کرکے کسی سکھ دوست کی بیل گاڑی حاصل کی اور رات کے وقت چوری چھپے نعش کو نکالا اور راتوں رات قادیان پہنچا دیا اور یہ بڑی جرأت اور ہمت کا کام تھا۔ اسی بناء پر گاؤں میں شدید مخالفت ہو گئی اور میاں احمد الدین کے والد صاحب کو اپنے گاؤں سے ہجرت کرکے مستقل طور پر قادیان آ جانا پڑا۔"

(کتاب "وہ پھول جو مرجھا گئے" حصہ اول صفحہ ۱۴۴ و صفحہ ۱۴۵)

آپ پنجابی زبان کے باکمال شاعر تھے آپ کی تصنیفات مندرجہ ذیل ہیں

(۱) انوارِ محمدی پنجابی منظوم (۲) انوارِ احمدی پنجابی منظوم (۳) تبلیغِ احمدی پنجابی منظوم (۴) برکاتِ انگریزی " (۵) وفات نامہ مولوی عبد الحی " (۶) سرمہ مہدی " (۷) جلوہ مہدی " (۸) مبارکبادی والیٔ یورپ " (۹) شہادت مولوی نعمت اللہ صاحب پنجابی منظوم (۱۰) مبارکبادی برشادی عبد الحی صاحب منظوم (۱۱) خلافتِ ثانی منظوم (۱۲) چمکار مہدی منظوم (۱۳) تحفۂ علم منظوم (۱۴) ہدیۂ علم منظوم (۱۵) وفاتِ حضرت خلیفہ اول (۱۶) سہاگ نامہ منظوم (۱۷) آئینۂ دینداری منظوم (۱۸) سوانح عمری منظوم۔ (بحوالہ فہرست کتب احمدیہ بکڈپو قادیان صفحہ ۱۲)

آپ کی تصنیفات میں سے صرف دو چھوٹے چھوٹے رسالے احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان میں محفوظ ہیں ایک میں دو صفحہ کی اردو نظم اور چھ صفحہ کی پنجابی نظم ہے آٹھ صفحات پر مشتمل دوسرا رسالہ ایک طویل پنجابی نظم پر مشتمل ہے ان کتابچوں کے نام معلوم نہیں ہو سکے۔

حضرت حکیم اللہ بخش صاحب رضی اللہ عنہ

آپ بھی موضع بٹے ہالی نزد گورداسپور کے رہنے والے تھے اور بعد میں ہجرت کرکے قادیان آ گئے تھے آپ کے والد ماجد کا نام شاہ دین صاحب تھا آپ کے اکلوتے لڑکے میاں احمد الدین صاحب درویش تھے۔ ریکارڈ بہشتی مقبرہ کے مطابق آپ تقریباً نوے سال کی عمر میں ۷ جون ۱۹۴۳ء کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ عطاری کا کام کرتے تھے۔ دراز قد۔ طبیعت بذلہ سنج اور منکسر المزاج واقع ہوئی تھی۔ نیک صالح اور پابندِ صوم و صلوٰۃ تھے۔ آپ بھی پنجابی زبان کے شاعر تھے آپ کی تصنیفات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) خالص موتی (۲) ان وِدھ موتی (۳) سچا موتی (۴) موتی بازار (۵) احرار کے کاروبار (۶) شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام (۷) حلوے کی رکابی (۸) صفتِ ایمان (۹) اخبار مہدی پنجابی منظوم۔

(بحوالہ فہرست کتب احمدیہ بکڈپو قادیان صفحہ ۱۲)

آپ کی کوئی بھی تصنیف اس وقت دستیاب نہیں ہے اور نہ ہی کوئی کاپی احمدیہ مرکزی لائبریری میں موجود ہے۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ مندرجہ بالا کتب پنجابی منظوم ہیں یا اردو میں ہیں صرف ایک چھوٹا سا رسالہ "اخبار مہدی" آٹھ صفحات پر مشتمل پنجابی منظوم ہے۔ عرصہ ہوا یہ رسالہ میرے پاس موجود تھا لیکن اب گم ہو چکا ہے۔

نوٹ:۔ یہ سارے حالات جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان نے مجھے لکھ کر بھیجے تھے جس کے لئے بندہ ان کا تہہ دل سے ممنون ہے۔

گوپال سنگھ چاہل۔ موضع وڈاکھانہ گورداس ننگل ضلع گورداسپور (پنجاب)

سید محی الدین احمد صاحب مرحوم: بقیہ صفحہ (۱۰)

بچوں کو بھی چاق و چوبند رکھتے۔ سستی اور کاہلی آپ میں نام کو بھی نہ تھی اور بچوں کی بھی بالکل ایسی ہی تربیت کرتے۔ کھانے کی ٹیبل پر بھی کسی بیٹے کو بٹھا لیتے اور کھانے کے دوران کبھی بعض مضامین ڈکٹیٹ کرواتے جاتے۔ بڑے اعلیٰ پایہ کے انگریزی داں تھے اگر کسی بچے میں ذرا بھی کسی پہلو سے سستی یا کمزوری دیکھتے تو بسا اوقات مجھے فرماتے کہ فلاں بچے کو اس طرح سمجھائیں اور اس طرح بچے کی کمزوری دور ہو جاتی۔ ہمیشہ مبلغ کو کوٹھی میں رکھنے کی ایک غرض یہ بھی ہوتی کہ اس علاقہ میں مبلغ بھی ہو اور بچے ماحول کا خراب اثر قبول نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے سید صاحب موصوف کی ساری ہی اولاد کو بے شمار برکات سے نوازا ہے فالحمد للہ۔ رانچی کے مضافات میں تبلیغی دورہ ہوتا تو اکثر مبلغ کے اخراجات بغیر مطالبہ کے پہلے ہی ادا فرما دیتے تھے۔

سید صاحب کی آواز بڑی گرجدار تھی مگر دل میں بڑا رحم تھا بعض اوقات کسی ملازم کو کسی غلطی پر گرجدار آواز سے تنبیہ فرماتے تو تھوڑے وقفہ کے بعد اس کو پیار سے بلاتے اور کچھ مالی امداد کر دیتے جس سے وہ خوش ہو جاتا۔

ایک مرتبہ جمشید پور کے ایک احمدی دوست مکرم عبد المجید صاحب نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ شروع میں مجھے رانچی آنے کا اتفاق ہوا۔ اس وقت رانچی میں ایک پنجابی بڑے مخلص احمدی دوست اے ڈی پال صاحب تھے انہوں نے بتایا کہ ایک نوجوان وکیل صاحب نے احمدیت کو قبول کیا ہے آپ ان سے بھی ملاقات کر آئیں۔ میرے ساتھ ایک نوکر کر دیا جس نے کچھ فاصلہ سے بتایا کہ وہ سامنے جو کوٹھی ہے انہیں وکیل صاحب کی ہے اور خود وہیں چلا گیا۔ میں جب گیٹ کے اندر پہنچا تو اندر سے گرجدار آواز سنائی دی (سید صاحب مرحوم کسی ملازم کو تنبیہ فرما رہے ہوں گے) میں تھوڑی دیر کے لئے رکا۔ پھر خاموشی طاری ہو گئی تو آگے بڑھا پھر کوٹھی کے اندر سے ایک زوردار آواز پیدا ہوئی۔ میں ڈرا کہ خدا جانے اس کوٹھی میں کیا ہو رہا ہے اور واپس لوٹ آیا پال صاحب کو سب کچھ کہہ سنایا۔ پال صاحب نے فرمایا سید صاحب کی آواز ضرور گرجدار ہے مگر دل کے بڑے حلیم ہیں اگر آپ ملاقات کرتے تو بڑی محبت اور ملاطفت سے پیش آتے۔

بہر حال سید صاحب بے شمار خوبیوں کے مالک تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے آپ کی اولاد اور نسل کو بے شمار برکتوں سے نوازے اور سب کو ہی اسلام و احمدیت کی نمایاں خدمات کی توفیق عطا فرمائے اور نظامِ خلافت کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے آمین

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آبِ بقائے دوام لا ساقی

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا سالانہ اجتماع

مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان رقمطراز ہیں کہ مورخہ یکم و دو اکتوبر ۱۹۸۲ء کی تاریخوں میں مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ قادیان کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ مورخہ ۱/۱۰/۸۲ کو بوقت پونے تین بجے سہ پہر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے برآمدہ میں اجتماع کا افتتاحی اجلاس مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت کلام پاک۔ عہد خدام الاحمدیہ اور نظم خوانی کے بعد خاکسار نے سالانہ رپورٹ پیش کی بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ اور صدر مجلس نے مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد گراؤنڈ میں کچھ ورزشی مقابلہ جات ہوئے بعد نماز مغرب کلوا جمیعاً کا پروگرام ہوا اور بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی زیر صدارت مقابلہ حسن قرأت خدام منعقد ہوا جس میں ججز کے فرائض مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے انجام دے۔

اجتماع کے دوسرے دن مورخہ ۲ اکتوبر ۸۲ء کو نماز تہجد اور نماز فجر کی باجماعت ادائیگی تلاوت کلام پاک اور بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دعا کے بعد خدام و اطفال نے ناشتہ کیا ازاں بعد گراؤنڈ میں کچھ ورزشی مقابلہ جات مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر افسر سپورٹس کی زیر نگرانی ہوئے۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد زیر صدارت مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی خدام کے مقابلہ نظم خوانی و تقاریر ہوئے۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف، مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر، مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر، مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل اور مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے ججمنٹ کے فرائض انجام دیے۔ پانچ بجے شام اجتماع کا اختتامی اجلاس مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک، عہد اطفال الاحمدیہ اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب، مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے تقاریر کیں۔ مہتمم صاحب مقامی نے شکریہ احباب کیا بعدہٗ صدر جلسہ نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو انعامات تقسیم فرمائے اور اپنے صدارتی خطاب میں قیمتی نصائح فرمائیں اس موقعہ پر تمام خدام و اطفال اور حاضرین کو ریفریشمنٹ دی گئی اجتماعی دعا کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

وزیر مواصلات اور نائب وزیر قانون انصاف صوبہ کشمیر کی خدمت میں لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرواہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۵/۹/۸۲ کو جناب ملکراز صاحب وزیر مواصلات اور جناب غلام نبی صاحب آزاد نائب وزیر قانون و انصاف صوبہ جموں و کشمیر کے اعزاز میں میری بازار میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے ہر دو وزراء کی خدمت میں لٹریچر کا ایک ایک پیکٹ پیش کیا جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین

مدراس ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر تقاریر

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ عید الاضحیٰ کے موقع پر خاکسار کو ٹیلی ویژن پر تقریر کرنے کی دعوت ملی چنانچہ خاکسار نے مورخہ ۲۶/۹/۸۲ کو دس منٹ کی تقریر ریکارڈ کرائی جو مورخہ ۲۸/۹/۸۲ کو ٹیلی کاسٹ ہوئی اسی طرح عید الاضحیٰ کے روز بھی A.I.R کی طرف سے مضمون پیش کرنے کی دعوت ملی چنانچہ فوری طور پر مضمون تیار کیا گیا جسے مکرم محی الدین صاحب صدر جماعت نے ریکارڈ کرایا عید کے روز ہی شام ۷ بجے یہ تقریر A.I.R سے نشر ہوئی اسی روز مدراس سے شائع ہونے والے تامل روزنامہ "نیردنم" میں عید کے بارے میں خاکسار کا ایک مضمون شائع ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے آمین۔

حلقہ چوکی بل (ضلع کپواڑہ) میں چھ افراد کا قبول احمدیت

مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر مبلغ سلسلہ احمدیہ ہیچہ مرگ کشمیر تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۹/۸۲ کو مکرم الف دین صاحب اور مکرم محمد یوسف صاحب فاضل دیوبند اپنے چند دوستوں کے ساتھ ہیچہ مرگ آئے اور مجھ پر الزام لگایا کہ میں مسلمانوں کو مرتد کر رہا ہوں۔ بمشکل تمام ان سے گورنمنٹ پرائمری سکول میں گفتگو کے لئے وقت طے ہوا۔ جس میں خاکسار نے ان کے سوالات کے تسلی بخش جواب قرآن مجید کی روشنی میں دئے اس موقع پر وفات مسیح ناصری کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا الحمد للہ کہ مد مقابل لاجواب ہو گئے۔ مورخہ ۲۶/۹/۸۲ کو منز گام میں ایک جلسہ عام کے دوران مکرم عبد الغنی صاحب بون کو جماعت کا لٹریچر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری حقیر مساعی میں برکت عطا فرمائی اور اس گاؤں کے چھ معزز دوست بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے الحمد للہ۔

بمبئی مشن میں ایک استقبالیہ تقریب

مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ بمبئی تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۳/۹/۸۲ کو کیرالہ کے دو احمدی مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب اور مکرم ایم اے محمد صاحب سپین میں مسجد بشارت کی افتتاحی تقریب میں شمولیت کے بعد واپس بمبئی تشریف لائے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مورخہ ۲۴/۹/۸۲ کو ایک خصوصی مجلس منعقد کی گئی جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب نے مسجد بشارت کے افتتاح کے حالات تفصیل سے سنائے اجلاس کے اختتام پر تمام حاضرین کی تواضع کی گئی۔

کلکتہ میں تربیتی اجلاس

مکرم فیروز الدین صاحب انور کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۴/۸/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کا مشترکہ اجلاس مکرم مولوی امان اللہ صاحب معلم وقف جدید کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مکرم شہر عالم صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سید نعیم احمد صاحب قائد مجلس کی اقتداء میں عہد دہرانے کے بعد مکرم منظر احمد صاحب باقی نے خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرم منیر احمد صاحب باقی، مکرم سید نعیم احمد صاحب، مکرم نصیر احمد صاحب باقی اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی اسی دوران مکرم طاہر احمد صاحب باقی نے نظم سنائی بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

یادگیر میں تربیتی جلسہ

مکرم ولی الدین صاحب، ناظم تعلیم و تربیت خدام الاحمدیہ یادگیر لکھتے ہیں کہ مورخہ ۳/۹/۸۲ کو مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس مکرم منور احمد صاحب ڈنڈوتی کے مکان پر (محلہ مسلم پورہ) منعقد ہوا جس میں مکرم حامد اللہ غوری صاحب کی تلاوت کلام پاک، اور مکرم عبد المنان صاحب سالک کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبد المومن صاحب مبلغ سلسلہ مکرم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری اور صدر جلسہ نے مختلف تربیتی امور بیان کئے صاحب خانہ کی طرف سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔

سیلاب زدگان کی امداد

مکرم نور الدین صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ کرڈاپلی تحریر فرماتے ہیں کہ صوبہ اڑیسہ میں گزشتہ دنوں ہولناک سیلاب آیا جس کی وجہ سے بہت زیادہ نقصان ہوا جماعت احمدیہ کرڈاپلی نے دو کوئنٹل چاول قریب کے گاؤں کے لوگوں میں جاکر تقسیم کئے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

مسجد بشارت کے افتتاح کی خوشی میں خصوصی اجلاس

مکرم خواجہ عبد الحفیظ صاحب نائی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھدرواہ تحریر فرماتے ہیں کہ "مسجد بشارت" سپین کے افتتاح کی خوشی میں مورخہ ۱۱/۹/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں مکرم عبد الرحمٰن نائن صاحب کی زیر صدارت ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ کی تلاوت کلام پاک، اور مکرم عبد القدیم صاحب میر

کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ، مکرم محمد شریف صاحب منڈاشی۔ خاکسار عبد الحفیظ فانی اور صدر جلسہ نے موقعہ کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ اجلاس کے لئے شہر میں قبل از وقت تشہیر کی گئی تھی اور بذریعہ اشتہار بھی لوگوں تک یہ خبر پہنچائی گئی تھی۔ مورخہ ۱۰/۹/۸۲ کو چراغاں کرنے کا پروگرام بھی تھا مگر جناب شیخ محمد عبد اللہ صاحب کی وفات کے باعث یہ پروگرام ملتوی کر دیا گیا۔

مجلس انصار اللہ بھدرک کی تربیتی مساعی

مکرم محمد عبد الرب صاحب زعیم انصار اللہ بھدرک تحریر فرماتے ہیں کہ مجلس انصار اللہ بھدرک نے اپنی تربیتی و تبلیغی مساعی کو تیز کرنے کے لئے ہر اتوار کو وقار عمل کے بعد ایک تربیتی کلاس کا اہتمام کیا ہے جو گزشتہ دو ماہ سے جاری ہے اس کلاس میں سب انصار کرام اور اطفال شامل ہوتے ہیں۔ ہر ماہ کی پہلی اتوار کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم اور چھوٹی سورتوں کا ترجمہ یاد کرایا جاتا ہے اور دوسری اتوار کو گزشتہ سبق دہرایا جاتا ہے اسی طرح ہر ماہ کی دوسری اتوار کو ایک تبلیغی اجلاس منعقد کیا جاتا ہے جس میں زیر تبلیغ احباب کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ اجلاسات میں صدارت کے لئے باہر کے دوسرے دوستوں کو دعوت دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین

مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر کی تربیتی مساعی

مکرم عبد الحمید صاحب ناصر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ رشی نگر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۴/۹/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر کی طرف سے ایک تربیتی اجلاس مکرم عبد الحی صاحب گنائی قائد مجلس کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں مکرم نثار احمد صاحب بانڈے کی تلاوت کلام پاک اور مکرم خورشید احمد صاحب گنائی کی نظم خوانی کے بعد خاکسار عبد الحمید ناصر اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں۔

حکومت گیمبیا کی طرف سے مسجد کی تعمیر کیلئے ۴ کنال زمین کا عطیہ

گیمبیا کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری اپنی رپورٹ میں رقمطراز ہیں کہ مغربی افریقہ کے ملک گیمبیا کی حکومت نے جماعت احمدیہ کے مشن کو دار الحکومت بانجل میں ایک نہایت موزوں مقام پر مسجد تعمیر کرنے کے لئے تقریباً ۴ کنال زمین (۲۰۰ فٹ × ۱۰۰ فٹ) عنایت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ باعث برکت بنائے آمین۔

جموں اور مضافات میں جماعتی لٹریچر کی تقسیم

مکرم بابو محمد یوسف صاحب صدر جماعت احمدیہ جموں رقمطراز ہیں کہ خاکسار نے ماہ ستمبر میں نہر اور سروال کا دورہ کر کے تعلیم یافتہ دوستوں میں اردو۔ ہندی۔ انگریزی اور گورمکھی لٹریچر تقسیم کیا۔ مقامی طور پر جموں میں بھی کافی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعض وکلاء نے حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان سے متعلق مزید لٹریچر کا مطالبہ کیا جو انشاء اللہ عنقریب ان کو پہنچا دیا جائے گا۔

درخواستہائے دعا

• عزیز محمد سلیم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنی ضعیف العمر نانی صاحبہ کی کامل صحت و شفایابی اور درازی عمر کے لئے • مکرم غلام نعیم الدین صاحب مقیم گلبرگہ (کرناٹک) مبلغ دس روپے مد اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے اپنی اہلیہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے • مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب ساکن گلبرگہ اپنی اور اپنے بڑے بھائی کی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے • مکرم شمس الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرک و مکرم عبد العزیز صاحب کی بڑی بیٹی عزیزہ فاتحہ بیگم سلمہا جو پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہونے کی وجہ سے بغرض آپریشن کٹک میڈیکل میں داخل ہیں کی معجزانہ شفایابی اور مکمل صحت یابی کے لئے • محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ آف حیدرآباد لنڈن سے بخیر و عافیت واپس اپنے مستقر پر پہنچنے کی خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ پچاس روپے بھجواتے ہوئے اپنی صحت کی بحالی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے • مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب یادگیر اپنی والدہ محترمہ کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے • مکرم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری یادگیر والدین کی کامل صحت و شفایابی اور ان کا شفیق سایہ تا دیر سروں پر سلامت رہنے کے لئے • مکرم مبارک احمد صاحب ظفر ربوہ بی ایس سی کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے • مکرم مرزا

تقریب شادی خانہ آبادی

مورخہ ۱۰/۹/۸۲ کو عزیزم عبد الحفیظ ناصر سلمہ ابن مکرم عبد العظیم صاحب درویش قادیان کی شادی عزیزہ رفعت سلطانہ سلمہا بنت مکرم ظہور حسین صاحب دانی ساکن پردہ (مدھیہ پردیش) کے ہمراہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ واضح رہے کہ نکاح کا اعلان قبل ازیں قادیان میں ہو چکا ہے پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۰/۹/۸۲ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی نے اجتماعی دعا کروائی۔ اگلے روز علی الصبح بارات قادیان سے پردہ (مدھیہ پردیش) کے لئے روانہ ہوئی جہاں بتاریخ ۱۰/۹/۸۲ دلہن کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ مورخہ ۱۳/۹/۸۲ کو بارات بخیریت واپس قادیان پہنچی۔ مورخہ ۲۱/۹/۸۲ کو مکرم عبد العظیم صاحب درویش نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں کم و بیش تین صد احباب و مستورات مدعو تھے قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمرات بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ادارہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۴ر اکتوبر کو خاکسار نے مکرم فضل حق صاحب ابن مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہروڑی کا نکاح عزیزہ نصرت جہاں بیگم سلمہا بنت مکرم محمد حسن صاحب ہروڑی مرحوم کے ساتھ مبلغ اکتیس صد روپے حق مہر پر پڑھا اور اسی روز شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ دوسرے دن مکرم فضل حق صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احمدی و غیر احمدی احباب و مستورات شریک ہوئے۔

(۲) مورخہ ۴ر اکتوبر کو مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے مکرم مبارک احمد صاحب شحنہ کا نکاح عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم سلمہا بنت مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہروڑی کے ساتھ مبلغ ستائیس صد اکاون روپے حق مہر پر پڑھا اور اسی روز شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ مکرم مبارک احمد صاحب نے ۵ر اکتوبر کو دعوت ولیمہ دی جس میں کافی احمدی و غیر احمدی احباب شریک ہوئے۔

خوشی کے ان مواقع پر فریقین نے مبلغ ستر روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ خیراً

(۳) مورخہ ۱۵/۱۰/۸۲ کو خاکسار نے عزیزم ناصر احمد سلمہ ولد مکرم غلام احمد صاحب ... کا نکاح عزیزہ آمنہ بیگم سلمہا بنت مکرم محمد قاسم صاحب الوال کے ساتھ مبلغ نو صد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں جانبین نے مبلغ تیس روپے بطور شکرانہ مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ خیراً

خاکسار: عبد المومن راشد مبلغ یادگیر

(۴) مورخہ ۹/۹/۸۲ کو عزیز محمد یسین شیخ ابن مکرم محمد احسن صاحب شیخ ساکن ماندوجن (کشمیر) کا نکاح عزیزہ فیاضہ سلمہا بنت مکرم حمید اللہ صاحب میر ساکن ماندوجن کے ساتھ مبلغ پانچصد روپے حق مہر پر پڑھا گیا۔ مکرم محمد احسن صاحب شیخ نے اس خوشی کے موقعہ پر بطور شکرانہ مبلغ بیس روپیہ مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً

خاکسار: غلام احمد شاہ سابق مبلغ سلسلہ ماندوجن

• قارئین بدر سے ان تمام رشتوں کے جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

۲۲/۱ محمد سلیم صاحب زاہد (اسلام آباد کشمیر) عزیزہ ... حفیظ سلمہا کی امتحان میں ... جماعت احمدیہ اسلام آباد و بیج بہاڑہ کے بچوں کی اپنے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے • مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر مبلغ سلسلہ ہیچہ مرگ اپنے والد محترم کی کامل و عاجل شفایابی، دینی و دنیوی ترقیات اور مکرم تاج الدین صاحب صدر ... صحت و سلامتی کے لئے • مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر اپنی اہلیہ ... کا امتحان دے رہی ہیں کی نمایاں کامیابی کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی سفر کیلئے

ریلوے ریزرویشن کا انتظام

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے امسال جلسہ سالانہ قادیان مورخہ ۱۸ ر ۱۹ ر ۲۰ ر دسمبر ۸۲ء کو منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ جو احباب کرام جلسہ سالانہ سے فارغ ہونے کے بعد بوقت واپسی ریل کے ذریعہ سفر کرتے ہیں اور سفر میں سہولت کی خاطر ٹرین کی سیٹ یا برتھ ریزرو کروانا چاہتے ہیں وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ آخر اکتوبر ۸۲ء تک دفتر ہذا کو اطلاع بھجوا دیں تا اُن کی حسب ضرورت سیٹ یا برتھ امرتسر اسٹیشن سے بروقت ریزرو کرائی جا سکے اور ساتھ ہی اگر ممکن ہو تو مکرم محاسب صاحب کے نام معہ تفصیل رقم بھی بھجوا دی جائے نیز دفتر ہذا کو اپنی چٹھی میں مندرجہ ذیل اُمور بھی تحریر فرما دیں

(۱) تاریخ واپسی سفر (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک کی ریزرویشن درکار ہے (۳) درجہ (یعنی سیکنڈ کلاس یا فسٹ کلاس) (۴) نام سفر کنندہ (۵) عمر (۶) جنس (مرد۔عورت۔لڑکا یا لڑکی) (۷) پورا ٹکٹ یا نصف ٹکٹ (۸) ٹرین کا نام جس پر ریزرویشن مطلوب ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر رہے اور اس سفر کو سب کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

وقفِ جدید کی طرف احباب توجہ فرمائیں

"یاد رکھو آنے والے آئیں گے"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے وقفِ جدید میں حصہ لینے والوں کے متعلق فرمایا:

"یاد رکھو! آنے والے آئیں گے اور انہیں رزق بھی خدا تعالیٰ دے گا مگر پہلے آنے والوں کے لئے بہت برکت ہوگی جو پہلے آئیں گے جنت کے دروازے اُن کے لئے پہلے کھولے جائیں گے اور جو بعد میں آئیں گے اُن کے لئے جنت کے دروازے بعد میں کھولے جائیں گے۔"

(الفضل ۱۱ر جنوری ۱۹۵۸ء)

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

دورہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید

جماعتہائے احمدیہ حیدر آباد۔ مدراس۔ کیرالہ

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید حیدر آباد۔ مدراس اور کیرالہ کی بعض جماعتوں کا دورہ یکم دسمبر سے شروع کریں گے بذریعہ خطوط اصل تاریخوں کی اطلاع جماعتوں کو دی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

دعائے مغفرت

مکرم غلام نبی صاحب ننگرو شورت کشمیر کے چھوٹے بھائی عزیز مکرم محمد مقبول صاحب عمر ۲۲ سال ایک حادثہ میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مکرم غلام نبی صاحب ننگرو مبلغ پچاس روپے مدِ اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے عزیز مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

پروگرام دورہ مکرم وحید الدین صاحب شمس انسپکٹر تحریک جدید

برائے صوبہ جموں و کشمیر

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ جموں و کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم وحید الدین صاحب شمس ایم اے بطور انسپکٹر تحریک جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں مورخہ ۱/۱۱/۸۲ سے دورہ کریں گے امید ہے جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام انسپکٹر صاحب موصوف سے کما حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

وکیل المال تحریک جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱ ۱۱/۸۲	یاری پورہ	۱۷ ۱۱/۸۲	۱	۱۸ ۱۱/۸۲
جموں	۱ ۱۱/۸۲	۱	۲	چک ایمرچ	۱۸	۱	۱۹
پونچھ	۲	۲	۴	شورت	۱۹	۱	۲۰
شینیدرہ	۴	۱	۵	ناصر آباد	۲۰	۱	۲۱
گورسائی سلواہ، پنھانہ تیر	۵	۲	۷	ماندرجن	۲۱	۱	۲۲
				آسنور	۲۲	۱	۲۳
چارکوٹ	۷	۲	۹	کوریل	۲۳	۱	۲۴
کالابن لوہارکہ	۹	۱	۱۰	رشی نگر	۲۴	۲	۲۶
بڈھانوں	۱۰	۱	۱۱	شوپیاں	۲۶	۱	۲۷
جمول	۱۱	۱	۱۲	سرینگر	۲۷	۱	۲۸
بھدرواہ	۱۲	۲	۱۴	اوننگام	۲۸	۱	۲۹
سرینگر	۱۴	۱	۱۵	ترکپورہ	۲۹	۱	۳۰
ہاری پاریگام	۱۵	۱	۱۶	سرینگر	۳۰	۴	۴ ۱۲/۸۲
اسلام آباد بیج بہاڑا	۱۶	۱	۱۷	قادیان	۵ ۱۲/۸۲	-	-

پروگرام دورہ مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقف جدید

برائے جماعتہائے اترپردیش

مکرم محمد اکرم صاحب دانشمل انسپکٹر وقفِ جدید مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق جماعتہائے احمدیہ یوپی کا دورہ کریں گے۔ عہدیداران، مبلغین و معلمین کرام انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون فرمائیں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱ ۱۱/۸۲	کانپور	۱۷ ۱۱/۸۲	۱	۱۸ ۱۱/۸۲
دہلی	۲ ۱۱/۸۲	۳	۵	رانٹھ	۱۸	۱	۱۹
ہاپوڑ	۵	۱	۶	مسکرا	۱۹	۱	۲۰
امروہہ	۶	۲	۸	مودہا۔کھرپا	۲۰	۱	۲۱
بریلی	۸	۱	۹	کانپور	۲۱	۳	۲۴
شاہجہانپور	۹	۲	۱۱	ساندھن	۲۴	۱	۲۵
کٹیا	۱۱	۱	۱۲	صالح نگر	۲۵	۱	۲۶
لکھنؤ	۱۲	۲	۱۴	علی گڑھ	۲۶	۲	۲۸
کانپور	۱۴	۱	۱۵	دہلی	۲۸	۳	۱ ۱۲/۸۲
فتح پور رہوہ	۱۵	۱	۱۶	میرٹھ	۱ ۱۲/۸۲	۲	۳ ۱۲/۸۲
دہن سنگھ پور سہور	۱۶	۱	۱۷	قادیان	۴ ۱۲/۸۲	-	-

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA — PHONE 23-9302

CARDBOARD BOX MFG CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

COURROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۸۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام صلا تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہل } نمبر ۵۰-۲-۱۸ فلک نما حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲/ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" تارکا پتہ:-

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکٹر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!!

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پُرزہ جات دستیاب ہیں!!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32 - SECOND MAIN ROAD

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار

سُوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔

ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA,

BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۴۴۷۱۴

ارشادِ نبوی

اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ :- جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے ۔

محتاجِ دعا :- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-

"افضل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں" (صحیح بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہیئے" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۵)

پیشکش :-

م محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

۲۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی - آئی - ٹی کالونی
مدراس ۶۰۰۰۰۴

ملین موٹرس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS.

NO. 5, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM. MOOSA RAZA } BANGALORE - 2.
PHONE. 60 5558

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - باری پورہ - کشمیر

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۲۲۹۱۶　　ٹیلیگرام : سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوف وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا)

حیدرآباد فلیٹ　　فون - ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدرآباد ۲۸ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے